ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل
اسلام آباد

شمارہ نمبر ۷۳ قیمت پندرہ روپے نومبر، دسمبر ۲۰۰۲ء

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا



آستانہ عالیہ حضرت میر سید محمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۱۱۸۶ھ، اکتیسواں مرشد طریقت سلسلہ صوفیہ نوراکیہ، جو کہ "میر پی کھو" کراچی میں واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۳،۷ قیمت پندرہ روپے نومبر، دسمبر ۲۰۰۷ء

بانی: ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مدیر اعلیٰ: علامہ محمد بشیر، آرگنائزر: غلام مہدی تصوفی، جی ایچ معروفی، لیاقت علی خان

خط وکتابت کا پتہ: 358-A سیکٹر نمبر G-6/1-1، اسلام آباد پاکستان

اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سیکرٹریٹ برانچ، اسلام آباد

فہرست مضامین

پرنٹر اینڈ پبلشر ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے انٹر گرافک پرنٹر آئی نائن فور اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ G-6/1-1 358-A سے شائع کیا

Composed & Designed by : Mujahid Hussain Kawish

☆ فقہ ☆

مجموعۂ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

والتعقیب سنة شریفة موروثة من النبی صلی الله علیه واله وسلم ولا یرثها الا الصالحون واقلّه ان یسبح ثلاثاً وّثلاثین ویحمد ثلاثاً وّثلاثین ویکبر ثلاثاً وّ ثلاثین ولا حصر لاکثره فی عقیب کلّ من الصلوت الخمس وکان فی الصبح والعصر اشد تاکیداً.

ترجمہ: تعقیب پڑھنا نبی کریم ﷺ سے ورثہ میں ملا ہوا ایک نہایت عمدہ مسنون عمل ہے۔ صرف نیکوکار لوگ ہی اس کے وارث بنتے ہیں۔ کم سے کم تعقیب تینتیس بار سبحان اللہ پڑھنا، تینتیس بار الحمدللہ پڑھنا اور تینتیس بار اللہ اکبر پڑھنا ہے۔ نماز پنجگانہ میں سے ہر ایک نماز کے بعد زیادہ سے زیادہ تعقیب پڑھنے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ نماز صبح اور نماز عصر کے بعد تعقیب پڑھنا سب سے زیادہ تاکیدی پہلو رکھتا ہے۔

وضاحت:

مندرجہ بالا عبارتوں میں امور ذیل کی واضح نشاندہی کی گئی ہے۔

۱۔ حقیقت تعقیب

۲۔ نوعیت تعقیب

۳۔ اہمیت تعقیب

۴۔ عملی صورت

۵۔ مزید تاکیدی پہلو

تفصیلی وضاحت:

''حقیقت تعقیب'' کا مطلب اس کے لغوی اور اصطلاحی معانی کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ چنانچہ از روئے لغت پیچھا کرنے، مڑ کر دیکھنے اور دوبارہ کرنے وغیرہ کے لئے لفظ تعقیب کا استعمال ہوتا ہے۔

ہماری مذہبی اصطلاح میں ہر فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے اوراد، وظائف اور دعاؤں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس میں مذکورہ تسبیح، تحمید اور تکبیر پر مشتمل تینوں کلمات بھی داخل ہیں۔ مجموعۂ شریعت محمدیہ کی رو سے یہ تعقیب کی مختصر ترین شکل ہے۔ علاوہ ازیں ہماری مذہبی اصطلاح میں ان تینوں کلمات کو تسبیحات فاطمہ بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا کی طرف سے گھریلو اقتصادیات کی مادی سہولت کی فراہمی کی استدعا کے عوض رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام بے حد وحساب ثواب کے حامل یہ تین کلمات ورد زبان رکھنے کی تلقین فرما گئے تھے۔ لہذا رہتی دنیا تک یہ تینوں کلمات ہر فرض نماز کے بعد جملہ اہل ایمان کے ورد زبان رہیں گے۔

اہل صوفیہ نوربخشیہ ہر فرض نماز کے بعد مخصوص اوراد پڑھ چکنے کے بعد تسبیحات فاطمہ ورد زبان رکھا کرتے ہیں۔ یہ تین کلمات یعنی

تسبیحات فاطمہ کلمہ تمجید کے حصے بھی ہیں اور کلمہ تمجید تسبیح عشاء بھی ہے، جو تعقیبات کے بعد سو بار پڑھی جاتی ہے۔ اس کے تین فرحت انگیز اور ایمان افزا ثواب مذکور ہوئے ہیں۔ گویا حقیقت تعقیب کی قدرے تفصیل سامنے آئی ہے۔

۲۔ ''نوعیت تعقیب'' کا مطلب یہ ہے کہ تعقیب مذکور کسی عام آدمی کا تجویز کردہ وظیفہ نہیں بلکہ یہ پیغمبر رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نہایت باشرف سنت ہے۔ اس پر عمل پیرا رہنا سنت رسولؐ سے حقیقی لگاؤ رکھنے کی علامت ہے۔

۳۔ ''اہمیت تعقیب'' کا مطلب یہ ہے کہ یہ تین کلمات بے حد ثواب کے حامل ہیں۔ اس کے ثواب سے وہ لوگ ہی بہرہ مند ہوسکتے ہیں جو نیکوکار ہیں۔ گویا ان کو ورد زبان رکھنے کی عادت نیک سیرت ہونے کی علامت ہے۔ لہٰذا شرعاً اس کی بہت بڑی اہمیت ہے اہل ایمان کے لئے۔

۴۔ ''عملی صورت'' کا مطلب یہ ہے کہ تین کلمات پر مشتمل یہ وظیفہ یعنی تسبیح، تحمید اور تکبیر ہر ایک کا کم سے کم دورانیہ ۳۳،۳۳ بار پڑھنے کا ہے۔ اگر کوئی نماز گزار مومن اس مذکورہ تعداد سے زیادہ بار پڑھنا چاہے تو ایسا کرنا اس کے لئے زیادہ باعث ثواب ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوئی حد بندی نہیں کی گئی ہے۔ لہٰذا ہر کوئی اپنی فرصت کی گنجائش کے مطابق زیادہ سے زیادہ پڑھ کر زیادہ سے زیادہ ثواب کا حقدار ٹھہر سکتا ہے۔

۵۔ ''مزید تاکیدی پہلو'' کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار مومن حضرات یوں تو پنجگانہ فرض نمازوں کی بجاآوری کے بعد تعقیب مذکور کو اپنا اپنا ورد زبان رکھنا نہ بھولیں۔ فرض صبح اور فرض عصر کی ادائیگی کے بعد تعقیب مذکور کا پڑھنا زیادہ تاکیدی پہلو رکھتا ہے۔ لہٰذا فرض صبح کے بعد اوراد فتحیہ سے فراغت پا کر تعقیب مذکور حسب توفیق پڑھنے کو اہل ایمان اپنے روحانی مشاغل کا حصہ بنائیں۔ اسی طرح سے فرض عصر کی ادائیگی کے بعد اوراد معمول سے فراغت پا کر تعقیب مذکور پڑھ کر اوراد عصریہ کا آغاز کیا جائے۔ لہٰذا نماز گزار مومن حضرات تعقیب مذکور کے لئے تاکیدی پہلو کے حامل ان دونوں مواقع میں تعقیب مذکور کو یاد سے ضرور پڑھتے رہا کریں تاکہ بلاناغہ ورد کرنے والا ہر وظیفہ گو اخروی سعادتمندی کا مستحق ٹھہر سکے۔

تلاوت قرآن کی فضیلت و ثواب

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص رات کو دس آیتوں کی تلاوت کرے اس کا نام غافلین (جو یاد خدا میں سے بے بہرہ رہتے ہیں) میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جو شخص پچاس آیتوں کی تلاوت کرے اس کا نام ذاکرین (جو خدا کو یاد کرتے ہیں، حرام وحلال کا خیال رکھتے ہیں) میں لکھا جائے گا۔ اور جو شخص سو آیتوں کی تلاوت کرے، اس کا نام قانتین (عبادت گزاروں) میں لکھا جائے گا۔ اور جو شخص دو سو آیتوں کی تلاوت کرے اس کا نام خاشعین (جو خدا کے سامنے متواضع ہوں) میں لکھا جائے گا۔ اور جو تین سو آیتوں کی تلاوت کرے اس کا نام سعادت مندوں میں لکھا جائے گا۔ جو شخص پانچ سو آیتوں کی تلاوت کرے اس کا نام عبادت اور پرستش خدا کی کوشش کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔ اور جو شخص ہزار آیتوں کی تلاوت کرے وہ ایسا ہے جیسے اس نے کثیر مقدار میں سونا راہ خدا میں دے دیا ہو۔

☆ سیر و سلوک ☆

عصرِ حاضر میں ذکر کی جامع تحریک

مجاہد حسین کاوش

﴿ زیرِ نظر مضمون حقیر کے غیر مطبوعہ مقالۂ ذکر "سبحانک ما ذکرناک حق ذکرک" سے ماخوذ ہے۔ ماہِ رمضان جو ماہِ صیام اور ماہِ اعتکاف بھی ہے اور اس ماہ میں مسلمانانِ عالم خصوصی طور پر بکثرت ذکر و اذکار کا اہتمام کرتے ہیں۔ "عصرِ حاضر میں ذکر کی جامع تحریک" کی اشاعت ماہِ رواں کی مناسبت سے موزوں سمجھا گیا۔ امید ہے کہ یہ نگارش قارئینِ کرام کے شوقِ عبادت میں افزونی کا باعث بنے گی ﴾

الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور اس شرف کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس مقصد کیلئے حتی المقدور کوشاں رہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم ہو۔ خود کتابِ مقدس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ زمین اللہ کی ہے۔

انّ الارض یرثُها عبادیَ الصّٰلحُون ٥

فرمایا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔

انہی وارثانِ زمین اور عاشقانِ خدا کی جماعتیں ہر زمانے میں اور ہر گوشۂ دنیا میں قربِ الٰہی اور رضائے خداوندی کی جستجو میں چلتی رہی ہیں۔ ان وارثانِ ارض کے قافلوں کو نشیب و فراز کا سامنا ضرور رہا ہے، پر یہ سلسلہ کبھی رکا نہیں بلکہ ھذا حبلُ اللّٰہ المتین لاینقطعُ الیٰ یوم الدّین ٥

(دعواتِ صوفیہ، ص ۱۷۲)

اسی ضمن میں دیکھا جا سکتا ہے کہ عاشقانِ الٰہی کے قافلے پھر سے راہِ رشد و ہدایت کی طرف مراجعت اختیار کر رہے ہیں۔ ساڑھے چار سو سال بعد روحِ بت شکن پھر سے صدائے ابراہیمیؑ دے رہی ہے۔ خدائی شاہینوں نے پہاڑوں کے دامنوں میں پھر سے بسیرا شروع کر دیا ہے۔

صحراؤ بیابانوں میں پھر سے عاکفین کی جماعتیں پہنچ رہی ہیں۔ خانقاہوں کے حجروں میں پھر سے اعتکاف نشینوں نے قدم جمائے ہیں۔ محفلوں سے فرشتوں کا پھر سے پرواز شروع ہو رہے ہیں۔ عشق و مستی کے سرور سے ایک بار پھر دلوں کو گرمائے جا رہے ہیں۔ سنگلاخ چٹانوں سے، پر خطر پہاڑی راستوں سے، صحراؤ بیابانوں سے، آبادی اور ویرانوں سے پھر وہی اذان سنائی دے رہی ہیں۔ جس کی بازگشت کے لئے حضرت اقبالؒ بے تاب رہا کرتے تھے۔

جو قلب کو گرمادے جو روح کو تڑپادے

یہ اذان معرفتِ ربّ میں روح کو سکون بخشتی ہے۔ خوابیدہ انسانی احساسات کو بیدار کر کے نیستی سے ہستی کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ وہی اذان ہے جس میں سوزِ بلالی کی روح و تاثیر شامل ہے۔ کیونکہ یہی لوگ تو عاشقانِ منادیٔ حضرت جبار ہیں۔

اسی آواز کے لئے برگ و شجر، ریگ و حجر، بادِ صبا و آبِ رواں، جن و بشر اپنی جگہ، فرشتوں کی جماعتیں، یہ ارض و سما بلکہ عرش والے بھی اسی سوزِ بلالی کے لئے اشتیاق رکھتے ہیں۔ اسی اذان کے لئے تو حضرت اقبال کہہ تو گئے ہیں۔

چند راست باز رفقاء کی رفاقت حاصل ہوئی۔ رفقاء بھی ایسے ملے کہ خدائی برگزیدگی کے آثار ان کے کردار و گفتار سے ہی عیاں تھے۔ جب راہ، ہمراہی اور خود رہبر میں موافقت اور ہم آہنگی آگئی تو منزل کی مسافت اور رسائی میں مشکلات ہیچ ثابت ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقدس تحریک کے نتائج و ثمرات سے نظامِ خانقاہی میں جو بہتری اور سالکین و عابدین میں جو شوقِ عبادت نظر آرہی ہے، پہلے کبھی دیکھی نہیں گئی۔

جس نے اس تحریکِ ذکر کو اور نظامِ خانقاہی کو جلا بخشی وہ بندۂ خدا، مرشدِ دوراں، مجاہدِ کبیر حضرت الحاج فقیر محمد ابراہیم دامت برکاتہ العالیہ کی ذات بابرکت ہے۔ ربّ العزت سلسلۂ عالیہ نوربخشیہ پر ان کا فیضانِ نظر ہمیشہ قائم و دائم رکھے، ان کے درجاتِ معنوی میں روز افزوں اضافہ فرما۔

اگر آج خانقاہ و مساجد کی طرف انسانوں کا جواز دحام ہے اور تصوف کی بنیادوں میں جو استحکام ہے، وہ سیدی مرشدی کے ہی مرہونِ منت ہے۔

☆ :فیوض و برکاتِ اعتکاف:

مولانا محمد علی کشمیری اپنی تصنیف تحفۃ الاحباب میں وقت کے مرشدان طریقت کے مجاہدات اور ان کے ثمرات ملاحظہ کرنے کے بعد فیوض و برکات اعتکاف ان الفاظ میں رقم کرتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ تمام مشائخینِ طریقت اور اربابِ معرفت، اربابِ ارادت کے ساتھ سلوک، ریاضت اور ارشادات کے لئے چلّہ نشینی کے قوانین اور طریقوں کو اختیار کرتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ چلّہ کشی کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انہیں اعتکاف کے ذریعے اپنی ضمائرِ مطہرہ و باطنی انوار سے ہر چیز نظر آتی ہے۔ اور ا... علم الیقین، عین الیقین سے علم ہوتا ہے کہ سالکین کے لئے ارشا... طالبین کے لئے تربیت اور ریاضت، مجاہدات، عبادات اور طاعا... کیسے مؤثر ہوئے۔ اعتکاف جیسی مفید تر اور مؤثر تر کوئی عباد... نہیں۔ مشائخینِ طریقت اور عارفین معارف حقیقت نے جو فیض... فوائد حاصل کئے وہ اعتکاف ہی سے حاصل کئے ہیں۔ اعتکاف نفس... کو پاکیزگی بخشتا ہے۔ غفلت مردوں کو نہلاتا ہے۔ یہ سالکین... طریقت کے آئینۂ دل کی صفائی کرنے کا کپڑا ہے۔ کیمیا ساز کارخا... کے طالبین کے دلوں کا کیمیا ہے۔ یہ ارواحِ صادقین کی تجلیات ک... لئے مینارۂ نور ہے۔ عارفین کے لئے پوشیدہ طور پر لذت فرا... ہونے کی دکان ہے۔ اعتکاف ایسا کارخانہ ہے کہ تخلیقِ آدم کا مقص... اور اٹھارہ ہزار عالم کی ایجاد اسی کارخانہ (اعتکاف) میں ظاہ... ہو جائیں گی، اعتکاف ایسا کیمیا بنانے کا کارخانہ ہے کہ انبیاء، واصفیا... کے دلوں کے تانبے اور اولیاء، واتقیاء، کے نفس کے لوہے کو ا... کارخانہ کے ذریعے زرد رنگ یعنی کندن بنایا جاتا ہے۔ اعتکاف... حضرتِ کریم برحق کی مہربانیاں عطا ہونے کی جگہ اور فیض رواں ملنے کا مقام ہے۔ ہر مفلس بےنوا (طریقت حاصل نہ ہونے والا) اکیلا بخشنے کے انداز کو نظارہ کرنے کیلئے خلوت خانہ میں جائے تو وہ دین و دنیا کی دولت سے امیر ترین بن جاتا ہے۔ جو فقیر گدا اس عط... خانہ میں تماشا دیکھنے داخل ہوئے تو وہ دنیا و آخرت سے مالدار بن جاتا ہے۔ (باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟

☆اہل بیت☆

علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

مولانا محمد انور تھلوی

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اس سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علیؑ خدا کے سامنے ایک نور میں تھے۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کے دو حصے کر دیئے ایک حصہ میں ہوں اور دوسرا حصہ علیؑ ہیں۔

ولادتِ باسعادت:

۱۳ رجب المرجب کو بروز جمعہ حضرت علی علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی جس وقت حضرت خاتم الانبیاء، رسول خدا ﷺ کی عمر مبارک ۳۰ برس کی تھی۔ آپ علیہ السلام نے کبھی زندگی میں بت پرستی نہیں کی یہی وجہ ہے کہ جب حضرت علیؑ کا نام مبارک نوک زباں پر آتا ہے تو کرم اللہ وجہہ کے مبارک الفاظ بھی ادا ہوتا ہے۔ صاحب صواعق الحرقہ کہتے ہیں، حضرت علیؑ نے کبھی بھی کسی بت کو نہیں پوجا اسی وجہ سے آپ کا نام لے کر لوگ کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔

سلسلہ نسب:

آپ کا سلسلہ نسب جناب عبدالمطلب تک وہی ہے جو حضرت پیغمبر نبی آخر الزماں ﷺ کا ہے۔ جناب عبدالمطلب کے دو بیٹے جناب عبداللہ اور جناب ابوطالب ہوئے۔ حضرت عبداللہ کے ہاں حضرت رسول خدا ﷺ اور جناب ابوطالب کے ہاں حضرت علیؑ پیدا ہوئے

جائے پیدائش:

مولائے متقیان حضرت علیؑ کی جائے ولادت خانہ کعبہ ہے جو کہ حضرت کی عظیم الشان اور منفرد فضیلت کا باعث ہے۔

اسم مبارک:

آپ کا نام "حیدر" "اسد" والدہ ماجدہ کی طرف سے، "زید" ابو طالب کی طرف سے اور "علی" خداوند تعالیٰ کی طرف سے رکھا۔

کنیت:

آپ کی متعدد کنیت ہیں۔ ابو الحسن، ابوالحسین، ابوتراب، ابومحمد وغیرہ۔

القاب:

آپ کی القاب بہت ہیں۔ مثلاً امیر المومنین، امام المتقین، المرتضیٰ، اسد اللہ الغالب، ولی اللہ، حیدر کرار، خاتم الاولیا، خاتم الوصیین، خیر البشر، ساقی کوثر، وصی رسول وغیرہ۔

پرورش:

جب علیؑ ظہور ہوئے تو آپؐ نے اپنے لعاب دہن سے حضرت علیؑ کو کئی دنوں تک غذا دیتے رہے۔ اس لئے حضرت فاطمہ بنت اسد مادر علی بیان کرتی تھیں کہ جب علی پیدا ہوئے تو حضرت ختم مرسلؐ نے ان کو گود میں لیا، ان کا نام علی منتخب کیا ان کی منہ میں دہن مبارک

لعاب رکھا پھر آپ کے منہ میں اپنی زبان مبارک دے دی جس کو مولائے متقیان چوستے سوگئے۔ اس طرح دوسرے دن بھی علی نے کسی دایہ کی پستان منہ میں نہیں لیا۔ بلکہ زبان مصطفیٰ دوسرے دن بھی چوستے رہے۔ اس طرح آنحضرت کی پرورش جناب رسول خدا ﷺ سے ہوتی رہی۔

اظہار اسلام:

اس بات میں اختلاف کیا ہے کہ سب سے پہلے کون شخص مسلمان ہوا مگر حضرت علی کو اس بحث میں شامل کرنے کی گنجائش نظر نہیں آتا کیونکہ یہ بحث ان حضرات کے لئے ہیں جو پہلے مسلمان نہیں تھے بلکہ کافر تھے اور بعد میں رسول خدا ﷺ پر ایمان لائے۔ لیکن حضرت علی تو کبھی کافر ہی نہیں رہے۔ بت پرستی کبھی کی ہی نہیں۔ کیا لعاب دہن رسول لینے کے بعد بھی اس بچے سے کفر ممکن تھا؟ ہرگز نہیں۔ تقویت اس بات سے ملتی ہے کہ خود رسالت مآب کا ارشاد گرامی ہے: انا و علی من نور واحد۔ میں اور علی نور واحد سے ہیں۔ لہٰذا علی کا ایمان اتنا مقدم ہے جتنا رسول خدا کا ایمان مقدم ہے۔

حلیہ مبارک:

حضرت علی کا رنگ گندمی تھا۔ آنکھیں بڑی اور کشادہ تھیں، درمیانہ قد تھے، داڑھی مبارک لمبی تھی، آپ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے۔ آپ کی کہنیاں اور پنڈلیاں پر گوشت تھیں۔ بہت ہلکی چال چلتے تھے۔ دانتوں پر ہمیشہ مسکراہٹ سی رہتی تھیں۔ سینہ مبارک پر بال بہت تھے۔

کسب معاش:

حضرت شیر خدا ہمیشہ اپنے دست مبارک سے کسب کر کے رزق مہیا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت علی فرماتے تھے ایک مرتبہ مدینہ میں مجھے بھوک لگی تو مزدوری کی تلاش میں نکلا، دیکھا کہ ایک عورت کو گارہ بنانے کے پانی کی ضرورت ہے میں نے اس کام کو اپنے ذمہ قبول کر لیا۔ ایک ڈول پانی کی مزدوری ایک دانہ کھجور قرار پائی۔ مولا فرماتے ہیں: میں نے ابھی سولہ ڈول پانی نکالے تھے کہ ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ مولائے متقیان کے کسب معاش سے یہی درس ملتا ہے کہ محنت مزدوری کرنا عین عبادت ہے اس لئے ارشاد نبوی ہے کہ

الکاسب حبیب اللہ

زہد وتقویٰ:

آپ کے زہد وتقویٰ کو قرآن شریف نے ان الفاظ میں یاد کیا ہے۔ سورہ دھر میں ارشاد خداوندی ہے۔ یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شره مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا O

وہ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے کہ جس کا عذاب وسیع ہوگا ڈرتے رہتے ہیں۔ اور اپنا کھانا خواہش اور احتیاج رکھنے کے باوجود مسکین ویتیم اور اسیر کو دے دیتے ہیں۔

علم:

علم اور فصاحت وبلاغت کے میدان میں پیغمبر خدا ﷺ کے بعد سب سے آگے بڑھنے والے شہسوار حضرت علی ہیں۔ رسول خدا نے صرف علی کو اپنے علوم کے لئے منتخب کیا تھا تاکہ بعد رسول علم رسول مشن رسول کے وارث وجانشین ہوسکیں۔ علی علیہ السلام کو تعلیم دینے والا وہ معلم ہے جو درسگاہ قدرت الٰہی کا تعلیم یافتہ ہے۔ اس لئے

حضور پاک کا ارشاد گرامی ہے۔

انا مدینة العلم وعلی بابها فمن اراد العلم فلیاته من بابه میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازے ہیں۔ پس جو اس شہر میں آنا چاہتا ہے وہ دروازہ سے آئے۔

نیز فرمایا ہے۔

انا دار الحکمة وعلی بابها، میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا،

علی مع القرآن والقرآن مع العلی ۔علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔

خود علی ابن ابی طالب قرآن مجید کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو سراپا نور ہے، ایسا چراغ ہے، جس کی لو خاموش نہیں ہوتی، ایسا دریا ہے جس کی گہرائی تک کسی کی رسائی نہیں، وہ سراسر شفاء ہے، وہ ایمان کا معدن اور مرکز ہے، اس سے علم کے چشمے پھوٹتے اور دریا بہتے ہیں، وہ اسلام کا سنگ بنیاد اور اس کا اساس ہے ۔لہذا یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ مولائے متقیان اس اساس کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے سامنے پیش کرنے کے بعد ان کے قبول نہ کرنے کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر قرآن کو مخفی کر دیا ہو اور دین اسلام کو اصل اساس یعنی قرآن سے محروم رکھا ہو۔ بلکہ تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے آپ صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر دین اسلام اور اس کی اساس قرآن کی استقامت وترویج کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہے۔اور جو یہ کہہ کر سادہ لوگوں کو دین سے بہکانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے علم یعنی چار آسمانی کتب بمعہ قرآن شریف اور حضرت علیؑ کے علم ولایت جس کو نبی آخر الزمان نے مدینۃ العلم فرمایا،

کی حیثیت دو حرفی سے زیادہ نہیں ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ شخص دوستداری کے دعوے میں وقت کے سب سے بڑا دعویدار ہے۔ ایسے شخص سے بڑھ کر اسلام وعلی کا کوئی دشمن ہو نہیں سکتا۔

بہر حال مولائے متقیان جو امن، مساوات اور اسلامی شعائر کا محافظ وعلمبردار تھا، انہی جیسے دنیا طلب، مفاد پرست لوگوں کی عداوت اور شرانگیزی سے محفوظ نہ رہ سکا۔اور ۱۹ رمضان المبارک کے دن خدا کے گھر میں عین حالت نماز میں آپ پر ضرب شدید لگائی گئی۔آپ کے رحم وکرم اور مساوات پسندی کی انتہا یہ تھی کہ قاتل گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس کا چہرہ خوف سے زرد ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کو اس پر رحم آیا اور حسنینؑ کو ہدایت فرمائی کہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا۔ اگر انتقام لینا چاہا تو اسے ایک ہی ضربت لگانا کیونکہ اس نے مجھے ایک ہی ضربت لگائی ہے۔آخر کار زہر کا اثر جسم میں پھیل گیا اور ۲۱ رمضان المبارک کو نماز صبح کے وقت آپ کی شہادت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کے رامیسر نہ شد ایں سعادت

بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

بقیہ: عصر حاضر میں ذکر کی جامع تحریک

ہر خاص وعام کو اسی جامع ذکر کی طرف دعوت دیتے ہوئے حضرت فریدالدین عطارؒ فرماتے ہیں۔

"اگر تو اس کیمیا (اعتکاف) کو نہ چاہتے ہوں تو بھی اس منظر کو دیکھنے کے لئے ضرور آجائیں۔ آخر خود اس مقام پر پہنچ پائے کہ درویشوں کے کمال ذوق کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

(☆☆☆دائمی (اشرہ صابر میں ☆☆☆☆)

قرآن معجزۂ جاودانی

میر واعظ سید شہاب الدین

زیر نظر مضمون آیۃ اللہ استاد علی مشکینی کی تالیف معارف اسلامی جو کہ اعتقادی و عملی مسائل تشیع پر مبنی ہے، سے ماخوذ ہے۔

قرآن آخرین کتاب آسمانی است:

قرآن کریم کے بارے میں قطعی دلائل کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کتاب کو ختم رسالت کے لحاظ سے پیغمبر اسلامؐ پر آخری آسمانی کتاب کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی شرائع میں آخری شریعت پہنچانے کے لئے نازل ہوئے ہیں تا کہ تمام اولاد آدم کو مختلف معارف وعلوم کی طرف رہنمائی کرے اور ان کو مختلف حالات اور اوقات میں علمی، روحی اور فکری تربیت دے اور کمال تک پہنچائے اور یہ منشور ودستور عام انسانی آسمانی مجموعہ ہمیشہ رہنے والے دین کی کتاب ہے اور نسل انسانی کی بقا کے ساتھ یہ باقی رہے گا اور اس (قرآن) کی معارف واصول کے احاطے میں باطل یا منسوخ چیز نہیں پہنچ سکے گا اس بات کی دلیل یہ ہے کہ پیغمبر اسلام کے ختم نبوت کی دلائل میں خود قرآن شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا٥

ترجمہ: خیر و برکت والا ہے وہ ذات جس نے فرقان کو اپنے بندے پر نازل فرمایا تا کہ تمام جہان والوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔ اور یہ کلمہ عالمین، تمام جہاں والوں کے افراد اور آخرین فرد بشر بھی اسی میں شامل ہے۔

قرآن یگانہ کتاب تحریف نشدہ آسمانی است:

قرآن میں عدم تحریف کی دلائل سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ کتاب عظیم تغیرات کے ہاتھوں میں کبھی نہیں آئی ہے اور ایک سورۃ یا ایک آیۃ حتیٰ کہ چند جملہ کے برابر بھی کسی غیر اللہ کے کلام کا اس میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح اس سے کوئی سورہ یا کوئی آیت غلط نہیں ہوئی ہے۔ اس مطلب کی دلیل یہ ہے کہ یہ کتاب شریف اسی موجودہ صورت میں حتیٰ کہ سورتوں کی ترتیب کے ساتھ پیغمبر اکرمؐ سے تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے نیز ہمارے معصوم آئمہ جو کہ اہل بیت وحی اور قرآن نازل ہونے والے خاندان میں سے ہیں اور یہ کتاب انہی کے جدّ اطہر پر نازل ہوئی ہے اور انہیں جملہ علوم ومعارف قرآن وراثت میں ملے ہیں اس کتاب کریم کو من حیث کیفیت (حالت حقیقی) وکمیت (تعداد ومقدار) کے لحاظ سے اسی موجودہ شکل میں قبول کیا ہے اور اس موجودہ انداز میں تصدیق فرمایا نیز خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ (سورہ حم) کسی جانب سے بھی اس کتاب میں باطل بات کو راہ نہیں ہیں۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اس کتاب کو ہم نے ہی نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(باقی صفحہ نمبر ۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

☆فکر ونظر☆

قرآن پاک میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی مجرمانہ حرکت

مولانا عبدالرشید صدیقی

مسلم قرآن کریم سے متعلق مسلمانوں کا متفقہ ایمان ہے کہ یہی وہ کتاب عزیز ہے جو منزل من اللہ ہے اور یہ ہم تک تواتر کے ساتھ منقول ہوا ہے۔ قرآن پاک کی نعمت کاملہ دو جلدوں کے درمیان بغیر کسی کمی بیشی کے امت اسلامیہ کے پاس موجود ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے اپنی الجامع الصحیح میں مستقل باب باندھا ہے۔

''لم یترک النبی ﷺ الا ما بین الدفتین''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے وہی قرآن اپنی امت کے لئے چھوڑا ہے، جو دو جلدوں کے درمیان موجود اور محفوظ ہے۔

یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر دور میں اہل اسلام کے اندر نام نہاد مسلمان ہی فتنے کا سبب بنتا آیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ کہیں مدعی نبوت، کہیں مدعی مہدیت موعودہ، کہیں قرآن پاک میں تحریف کے دعویدار تو کہیں حکمت نبویہ کے انکاری، سب کلمہ گو افراد میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ مگر ہر دور کے علماء وصلحاء ان باطل پرستانہ نظریات کو قلع قمع کرنے میں سرگرم عمل رہے ہیں اور انہوں نے قرآن وسنت اور عقلی وتاریخی دلائل وبراہین کے ذریعے اتمام حجت کا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

شمالی علاقہ جات میں وادی بلتستان جہاں دفاعی طور پر ایک حساس ترین علاقہ تصور کیا جاتا ہے، وہاں یہ علاقہ امن وآشتی کا گہوارہ بھی ہے۔ اسی لئے یہاں مذہبی منافرت پھیلانے کی کوششوں کی ہر سطح پر مذمت کی جاتی ہے۔

کچھ عرصے سے شیخ سکندر نامی شخص نے اپنی زیر نگرانی تصنیف شدہ مقالات کا ایک مجموعہ ''سیرۂ معصومین'' کے نام سے شائع کر کے کافی شہرت حاصل کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موصوف جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ محمود آباد کراچی کا پرنسپل ہے۔

کہنے کو تو یہ کتاب اہل بیتؑ کے آئمہ عظامؒ کی سیرت میں لکھی گئی ہے، مگر وفور جذبات اور دعوائے محبت میں غلو کا شاہکار ہے۔ خود آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم ایسی تعریفات کے ہرگز محتاج نہیں۔ حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را۔

نیز توصیف آئمہ کے پردے میں صحابہ کرامؓ وخلفائے راشدینؓ کی تنقیص وتوہین کا جو وطیرہ اختیار کیا گیا ہے، وہ بھی انتہائی قابل مذمت بلکہ لائق تعزیر ہے۔

موجودہ دور میں کوئی بھی اسلام مخالف اور فرقہ وارانہ تعصب پھیلانے والی کتاب تصنیف کریں یا مقالہ پیش کریں تو اسے کچھ نہیں کہا جاتا، اگر کہیں سے صدائے احتجاج بلند کی جائے تو فرقہ وارانہ حرکات کے الزام میں دھر لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور خلاف فطرت یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ: ''اپنا عقیدہ مت چھوڑو، دوسروں کے عقیدہ کو مت چھیڑو'' مگر اسلام ہی کی مقدس نسبت کو استعمال کرتے ہوئے دین اسلام کی ایک مسلمہ حقیقت اور متفقہ اصول سے

انحراف کا پرچار ہوتا ہے تو فرزندانِ توحید کا اسے قابل نفرین کرتوت قرار دے کر سراپا احتجاج بن جانا ایک فطری ردعمل اور غیرت دینی کا تقاضا ہے۔

صاحب کتاب نے امام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے سولہویں خصوصیت میں یہ عندیہ دیا ہے کہ آپ اصلی قرآن لے کر آئیں گے۔ جس کی عبارت یہ ہے:

''مصحف امیر المومنین کا ظاہر ہونا کہ جسے آپؑ نے رسول خدا ﷺ کی وفات کے بعد جمع کیا تھا۔ بغیر تغیر وتبدیل کے جو کہ تمام ان چیزوں کا حامل ہے جو آپ پر اعجاز کے طور پر نازل ہوئی تھیں۔ پس آپ نے اسے صحابہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس سے اعراض کیا، تو آپ نے اسے مخفی کر دیا اور وہ اپنی حالت پر باقی ہے ، یہاں تک کہ وہ آنحضرت کے ہاتھ پر ظاہر ہوگا۔ اور مخلوق کو حکم دیا جائے گا کہ اسے پڑھیں اور حفظ کریں۔''

صاحب کتاب کو مسلک نوربخشیہ سے تعلق کا دعویٰ ہے اور یہ مسلک بلتستان کی تقریباً 30% آبادی پر مشتمل ہے جو سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی نسبت سے ''نوربخشی'' کہلاتے ہیں۔ آج خصوصی طور پر یہ لوگ سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے مذہب میں قرآن مجید سے متعلق کسی ایسی بات کا شائبہ تک نہیں۔ ان کے مجتہد یا ان کے کسی مرید باصفا کی کتاب میں بھی قرآن مجید کے بارے میں عام مسلمانوں سے مختلف کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلک نوربخشیہ کے چیدہ چیدہ پچاس سے زائد علماء نے کتاب ھذا کے نظریات کی مخالفت کرتے ہوئے اس کے مصنفین اور اس نظریے کے حاملین پر کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے۔

ویسے بھی موجودہ دور میں مسلمانوں کا کوئی بھی فرقہ موجودہ قرآن مجید میں کسی قسم کی کمی بیشی کا قائل نہیں، سب اسی قرآن پاک کو منز اللہ اور سرچشمہ ہدایات ماننے پر متفق ہیں۔ بصورت دیگر القا قیام تک جتنے مسلمان گزرے ہیں اور گزریں گے، ان سب کا وعمل وحی الٰہی کی رہنمائی سے محروم ہونے کی وجہ سے باطل قرا گا۔ معاذ اللہ

جب کہ قرآن مجید خود ڈنکے کی چوٹ پر یہ چیلنج دیتا ہے:

وانہ لکتاب عزیز 0لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ من خلفہ تنزیل من حکیم حمید0

اس آیت کریمہ میں پروردگار عالم نے اس معزز نسخہ ہدایت متعلق یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اس عظیم ودائمی کتاب کی ہر میں حفاظت کا اتنا اطمینان بخش اور مستحکم انتظام کیا ہے کہ باطل تمام تر کوششوں کے باوجود اس کے قریب پھٹک ہی نہیں سکتا او ایک جانب سے حفاظت الٰہی کے مظبوط حصار میں ہے۔ مرو سے کسی قسم کا تغیر بالکل محال اور انتہائی ناممکن ہے۔

اور فرمایا: ان علینا جمعہ وقرآنہ 0فاذا قرآناہ فا قرآنہ 0ثم ان علینا بیانہ0 اس فرمان الٰہی میں ج رسالت مآب ﷺ کو آگاہ کر دیا گیا ہے کہ اس کتاب کی تکمیل نہ صرف پیغمبر اکرم ﷺ بلکہ امت اسلامیہ کے سینوں میں مصاحف میں بھی منشائے الٰہی کے مطابق جمع کرنے کا ذمہ ربّ العالمین ہے۔ اس لئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے فوری طور پر یاد کرنے کی کوشش کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ ج ہو چکنے کے بعد تسلی سے اس کی تلاوت فرمائی چاہیے۔ چونکہ مجید خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا ہے، اور تا قیامت اور کوئی ہدایت آسمان سے نازل نہیں ہوگی اور نہ کوئی پیغمبر احکام شریع

کر نازل ہوگا۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے فاتر العقل اور زائغ القلب لوگوں کے دست برد سے بچانے کی گارنٹی عطا فرمائی ہے: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون O

لہٰذا کسی کے لکھنے یا کہنے سے قرآن کی شان میں تو ہرگز کوئی کمی نہیں آئے گی، بلکہ خود ایسی ہرزہ سرائی باطل پرستی اور جرأت رندانہ کا اظہار ہوگا اور اسی دنیا میں ہر طرف سے لعنت وپھٹکار پڑ کر نشان عبرت بن جائے گا۔

صاحب کتاب نے اپنے ہم مذہبوں اور دوسرے مسلمانوں کے تیور واضطراب کو دیکھ کر دوراز کار تاویل کا حربہ استعمال کرتے ہوئے رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی خاطر ''رسالہ الفرقان فی جمع القرآن وعدم تحریف'' عوام کے نام معنون فرمایا، جس کی تصحیح محمود آباد مدرسے کے متعدد ''سلاطین الافاضل'' نے کی ہے، مگر پرنالہ پھر اسی جگہ بہ رہا ہے جہاں پہلے تھا، صرف کان کو سیدھا پکڑنے اور گدی کی طرف سے پھیر کر پکڑنے کا فرق ہے۔

مذکورہ رسالے میں وضاحت کرتے ہوئے چار مصاحف کا ذکر کیا گیا ہے: مصحف محمدی، مصحف علی، مصحف ابوبکر اور مصحف عثمان۔ اور ہر مصحف کی الگ الگ خصوصیات کا فراخدلانہ انداز میں تذکرہ کیا گیا ہے اور مصحف محمدی اور مصحف علی دونوں کے حضرت علیؓ کے پاس مخفی ہونے کا ذکر کیا ہے، جسے امام مہدی لے کر آئیں گے۔ باقی حضرات ابوبکرؓ وعثمانؓ کے مصاحف کو موجودہ قرآن ثابت کیا ہے۔

بدیہی بات ہے کہ دونوں ہستیوں سے متعلق صاحب کتاب جو عقیدہ رکھتا ہے، اس کے پیش نظر ان دونوں کے جمع کردہ قرآن سے شاید ہی نور ہدایت کی کوئی ایک آدھ کرن پھوٹے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ قرآن پاک کو قرآن صامت قرار دیا گیا ہے۔

مذکورہ رسالے میں مزید الجھن پیدا کر کے پیش کردہ شکوک وشبہات کو اور زیادہ گہرا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصحف علی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے ''یہ ایک مختصر تفسیر ہے جس میں ما کان وما یکون کا علم ہے۔ مطلق ومقید، عام وخاص اور علم جفر وآیات متشابہات، ناسخ ومنسوخ جیسے علوم کی تفصیل دی گئی ہے''۔

جبکہ متنازعہ کتاب کی سولہویں خصوصیت میں لکھا ہے کہ تمام ان چیزوں کا حامل ہے جو آپ پر اعجاز کے طور پر نازل ہوئی تھیں پس آپ نے اسے صحابہ کے سامنے پیش کیا تھا تو انہوں نے اس سے اعراض کیا۔

اب اس ''مختصر تفسیر'' اور مذکورہ ''مصحف علی'' میں ہرگز کوئی مطابقت نہیں، جب ایسا نہیں تو نعوذ باللہ موجودہ قرآن مجید بھی اصلی ثابت نہیں ہوتا۔

جابجا مزعومہ روایات اور قصص وحکایات کو ''متفق علیہ'' یا ''بالاتفاق'' کہہ کر دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے، جبکہ ایسا بالکل نہیں۔

بخاری کی اسی روایات ہی کو لیجئے، جس کا نام لے کر جمہور امت اسلامیہ کو فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

عن ابی جحیفة قال سألت علیاً: "ھل عندکم شیء مما لیس فی القرآن؟ فقال: " والذی فلق الحبة وبرأ النسمة ماعندنا الا مافی القرآن الا فھما یعطی الاسیر وان لایقتل مسلم بکافر"

(صحیح البخاری 47/8۔ ط: استنبول 1979)

ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہیں؟

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس نے بیج کا دانہ پھاڑا اور نسل پھیلائی، ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے اس کے جو قرآن میں ہے یا سوائے فہم کتاب اللہ کے، جس کی صلاحیت کسی شخص کو ملتی ہے اور جو کچھ صحیفے میں ہے"۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اور صحیفے میں کیا چیز ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اس میں دیت اور قیدیوں کو چھڑانے کے احکامات ہیں اور یہ حکم بھی ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کے قصاص میں قتل نہ کیا جائے"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس قرآن پاک کے سوا کچھ نہیں، البتہ اس کے فہم کی صلاحیت میں لوگوں کے درمیان فرق ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ ایک صحیفہ ہے جس میں یہ تین شرعی احکام موجود ہیں۔

یہاں کسی خفیہ سمجھوتے کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ البتہ ایک صحیفے (دستاویز) میں تین شرعی مسائل سے متعلق حدیثیں لکھی ہوئی تھیں۔ جیسے دوسرے صحابہ کرام کے پاس احادیث کا تحریری ذخیرہ موجود تھا۔ صحیفہ تحریری دستاویز کو کہا جاتا ہے جو عام طور پر احادیث نبویہ پر مشتمل ہوتی تھیں۔ اور قرآن پاک کا نسخہ مصحف کہلاتا ہے۔

اب نہیں معلوم کہ اصلی قرآن مجید پڑھنے اور اسے حفظ کرنے کی سعادت کب نصیب ہوگی۔ چونکہ دنیا ظلم و جور سے بھر گئی ہے، خاص کر جدید ٹیکنالوجی اور سائنس ترقی کے اس دور میں امت کے داخلی و خارجی مسائل گھمبیر ہو چکے ہیں۔ اب سب کا سائنٹیفک اور انجینئرڈ حل ان باقی ماندہ 25 حروف میں مرہون ہوں گے۔ جن کی بھنک آج تک کسی پیغمبر کو بھی نہیں پڑی ہے۔ معاذ اللہ اب حالات کی سنگینی اور امت مسلمہ کی زبوں حالی ظہور امام کا متقاضی ہے، جس کے لئے ندا و پکار بھی بلند ہوتی رہتی ہے۔ ویسے امام منتظر کے منتظرین کی تعداد کروڑوں میں بتائی جاتی ہے۔ مگر اب تک اصحاب بدری تعداد کے برابر 313 مخلصین دنیا جہاں سے جمع نہیں ہو سکے، جو امام آخر الزمان کے خروج کا ٹارگٹ بتایا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ جو لوگ امام کے غیب سے ظہور کا عقیدہ رکھتے ہیں اور جو لوگ ان کے فطری طریقے پر پیدا ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، سب کا ایمان یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو ظلم و زیادتی کو نیست و نابود کر دیں گے اور دنیا امن و اخوت اور عدل و انصاف سے جنت نظیر بن جائے گی۔ دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین برقرار نہ رہنے پائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نازل ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔

مزید ظلم کی بات یہ ہے کہ کتاب ھذا ایسے پر آشوب وقت میں منظر عام پر آئی، یا جان بوجھ کر لائی گئی کہ اس حساس سرحدی علاقے میں ہمارے ازلی دشمن بھارت کی طرف سے بلا اشتعال سرحدوں پر بے تحاشا فوج جمع کر کے للکارنے کی وجہ سے سارے عوام کرب و اضطراب کا شکار تھے اور مشتر کہ بیرونی دشمن کی حرکتوں نے محب وطن عوام کو فرقہ وارانہ اختلافات بھلا کر متفقہ مسلمان ملت کی حیثیت کو خوب نکھارنے کا زرین موقع دیا تھا۔ گویا سارا علاقہ انگارہ بنا ہوا تھا، اس پر کسی خاص منصوبہ بندی کے تحت تیل چھڑک کر شعلہ بار بنا دیا گیا۔ اب ہر علاقے اور ہر گلی کوچے میں اضطراب و بے چینی کا سماں ہے۔

آج سے تیس پینتیس سال قبل منظور حسین نامی شخص سرگودھا سے اپنے نام کے ساتھ "ہمدانی" کا لاحقہ لگا کر یہاں وارد ہوا۔ مشہور مبلغ اسلام امیر کبیر سید علی الہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، جن کی وساطت سے تبت خورد کے ظلمت کدے میں اسلام کا نور ہدایت پھیلا تھا، ان

سے ظاہر کردہ نسبت کی بنا پر اسے فرقہ نوربخشیہ والوں میں کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔ اگرچہ بعد میں اس دھوکے کا احساس ہوا اور بچنے بچانے کی تدبیریں کی گئیں، پھر بھی اس مذہب سے عجیب وغریب خیالات کا حامل ''ہمدانی فرقہ'' وجود میں آیا ہوا ہے۔

چونکہ اس مذہب کے حاملین پہلے سے ڈسے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ اس خوف کے محسوس کرنے میں حق بجانب ہیں کہ کہیں سکندر حسین کے ذریعے ''سکندری فرقہ'' بھی وجود میں نہ آجائے۔

ہم حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی بنیادوں میں دھماکہ خیز مواد بھرنے والوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچا کر حب الوطنی کا ثبوت فراہم کیا جائے۔ اور پانی کو سر سے اوپر گزرنے نہ دیا جائے۔

ان حالات میں امت مسلمہ کا موقف کیا ہونا چاہئے؟

رب ذوالجلال علیم وحکیم ذات ہے۔ اپنی حکمت بے کراں سے اہل اسلام کو بھی گوناگوں آزمائشوں سے گزارتا رہتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتو االکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور ۞ ''ضرور بضرور تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں آزمائشیں آئیں گی اور ضرور بضرور تمہیں اپنے سے پہلے کتاب دیئے گئے لوگوں اور دیگر مشرکین سے نہایت تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی۔ اور اگر تم لوگ ان آزمائشوں پر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ دو اور تقویٰ کی روش پر گامزن رہو تو یہ یقیناً نہایت عزم وہمت کا کام ہے''۔

اہل کتاب اور مشرکین سے جسمانی ومالی نقصانات کے علاوہ زبان وقلم کے ذریعے پہنچنے والی اذیتوں سے امت اسلامیہ دوچار ہوتی چلی آرہی ہے۔ اور ہر دور میں اہل حق اسلام کے دفاع میں بھی کامیاب وکامران ہوتے رہے ہیں۔

جب اسی قسم کی دلخراش باتیں کسی کلمہ گو سے سننا پڑیں تو اس کی ٹھیس زیادہ دلسوز اور اس کا زخم نہایت گہرا ہوتا ہے۔ اس پر مستزاد ایسے موقعوں پر دشمنان دین بھی بغلیں بجاتے ہوئے ملت اسلامیہ کو طعنہ دینے لگ جاتے ہیں جو نہایت لرزہ خیز اور ناقابل برداشت سانحہ ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں ایک مومن کی حیثیت سے جذبات کی رو میں بہہ جانے کے بجائے ہر حال میں اپنے معبود برحق کا حکم بجالانا چاہئے کہ یہی اصول بندگی وسلیقہ زندگی ہے۔ آیت بالا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی اذیت ناک باتوں کی آزمائش میں دو چیزوں کا حکم دیا ہے۔ ۱۔ صبر وثبات۔ ۲۔ تقویٰ وپرہیزگاری۔

صبر کا تقاضا ہے کہ ہم اسلام کے ان مجرموں کے خلاف جلد بازی کرتے ہوئے ملکی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہ کریں۔ مسلمانان پاکستان کے لئے مقام شکر ہے کہ دشمنان ملک وملت کی ہزار ریشہ دوانیوں کے باوجود توہین رسالت، ختم نبوت اور توہین صحابہؓ جیسے قوانین ملک میں رائج ہوسکے گا۔ لہذا قانونی پیچیدگیوں سے گزرنے کے بعد ہی سہی، اس قسم کا مجرم پاکستان کی کسی بھی عدالت سے بری نہیں ہوسکے گا۔ اور کیفر کردار تک پہنچ کر رہے گا۔

تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم قرآن پاک کی تعلیمات پر سختی سے کاربند ہوں اور اس کے سیکھنے سکھانے، سمجھنے سمجھانے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارنے میں منہمک رہیں اور ان لوگوں کی مجلسوں کے قریب بھی نہ پھٹکیں جو اس قسم کی اسلام مخالف باتوں کا پرچار کرتے ہیں۔

﴿بشکریہ مجلۃ التراث، بلتستان﴾

☆فکر ونظر☆

فتاوے اور بیانات

علماء ومفتیان کرام

علماء وصوفیاء سپریم کونسل، سکردو کی طرف سے مورخہ ۱۶ جون ۲۰۰۲ء کو جاری ہونے والے تاریخ ساز فتویٰ کو ملکی اخبارات اور رسائل نے نمایاں کوریج دیئے ہیں۔ شیخ سکندر کا پیدا کردہ یہ فتنہ صرف سلسلۂ نوربخشیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ جملہ عالم اسلام کے لئے بھی باعث تشویش اور توجہ کا حامل رہا ہے۔ دین اسلام کے دیگر مکاتب فکر کے علماء کرام ومفتیان عظام نے اس مسئلے کو عالم اسلام کا مسئلہ قرار دیتے ہوئے کتاب سیرۃ معصومین اور اس کے مصنف شیخ سکندر حسین کے خلاف فتاوے اور بیانات جاری فرمائے ہیں، جنہیں ادارہ نوائے صوفیہ بصد شکریہ کے شائع کر رہے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کتاب کے مصنف شیخ سکندر اور ان کے جامعہ کے طلباء نے جو کچھ لکھا ہے، جمہور اہلسنت والجماعت کے عقائد کے مطابق یہ عقائد ونظریات کفریہ اور شرکیہ ہیں۔ شیخ سکندر اور اس کتاب کو لکھنے میں شامل تمام افراد ملحد اور زندیق ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ حکومت وقت پر لازم ہے کہ ایسے زندیق، ملحد، مرتد اور کفریہ شرکیہ عقائد کے پرچار کرنے والے کو سخت سزا بلکہ سزائے موت دے، تاکہ آئندہ کوئی ملحد ایسی کفریہ شرکیہ عقائد کی پرچار نہ کر سکے۔ مذکورہ کتاب میں درج چند کفریہ اور شرکیہ عقائد لکھے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت علیؑ کے بعد دین میں فساد آ گیا۔

(۲) اصل قرآن کریم امام مہدی کے پاس مخفی ہے، موجودہ قرآن کریم اصلی قرآن کریم (معاذ اللہ) نہیں ہے۔

(۳) انبیاء علیہم السلام کا علم نامکمل ہے۔

(۴) ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی گئی ہے، عشرہ مبشرہ بالخصوص حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور دیگر صحابہ کرام کی گستاخی کی گئی ہے۔ اس لئے اس کتاب کو پڑھنا قطعاً جائز نہیں ہے اور اس کے مصنفین کو شرعی سزا دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

فقط: واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مفتی دوست محمد

دارالافتاء والارشاد

مرکزی مسجد شہید اسلام، اسلام آباد

الجواب صحیح

مفتی محمد صادق

الجواب حامداً ومصلیاً

کتاب ''سیرۃ معصومین'' کا مصنف شیخ سکندر حسین گمراہ کن اقتباسات کی روشنی میں ضال ومضل اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور کفر وارتداد کے سزا کا مستحق ہے۔ اور مقتدر مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اہل اقتدار سے سزا مذکور کا اجراء اور کتاب مذکور کو ضبط

کریں۔

فقط: واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مفتی سیف اللہ حقانی

رئیس دارالافتاء،

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔

☆جمعہ کے اجتماعات سے خطابات:

☆عالمی مجلس ختم نبوت اسلام آباد کے سیکریٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی نے جمعہ کے خطبہ میں اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کے بارے میں بتایا کہ اس کتاب میں امت محمدیہ کے پندرہ سو سالہ متفقہ عقیدے سے ہٹ کر بہت کچھ لکھا گیا ہے جس کی وجہ سے پاکستان کے ننانوے فیصد مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا۔ مثال کے طور پر کتاب کے صفحہ 551 پر جو عبارت درج ہے اس سے تمام انبیاء کی توہین ہوتی ہے۔ اسی طرح صفحہ 564 میں جو عبارت درج ہے اس میں قرآن کو تحریف شدہ کہا گیا ہے اس کے علاوہ کئی صفحات پر مشتمل صحابہ کرام کی توہین کی گئی ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت فاروق اعظمؓ کے بارے میں انتہائی درجے کے نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اس کے علاوہ اسلام کے اکثر احکامات کا تمسخر اڑایا گیا ہے۔ لہذا حکومت ایسے گستاخ مصنف کو فی الفور گرفتار کرکے کڑی سزا دے۔

ایک اور بیان میں انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول شیخ سکندر کا کھلے عام گھومنا اور اس کتاب کی تبلیغ وتشہیر کرنا اور بعض حکومتی اہلکاروں کی اس کی سپورٹ کرنا یہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی سازش ہے، انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے کتاب پر پابندی لگا کر اس کا ثبوت دیا ہے کہ اس کتاب میں انبیاء کرام کی توہین، قرآن اور ارکان اسلام کی توہین کی گئی ہے لہذا حکومت خود ہی اس کے مصنف، اس کے معاونین اور اس ٹرسٹ کے خلاف مقدمہ درج کر کے اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ایسا گستاخ کسی قسم کی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ 295 سی اور 295 اے کے تحت فی الفور مقدمہ درج کیا جائے اور حکومت اپنے بنائے ہوئے پریس قانون پر عمل کرے تاکہ لوگوں میں پائے جانے والے شکوک وشبہات ختم ہوں۔

☆مرکزی جامع مسجد شہید اسلام (لال مسجد) کے خطیب مولانا عبدالعزیز نے ''سیرۃ معصومین'' کتاب کے مصنف شیخ سکندر حسین کے خلاف قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ شمالی علاقہ جات کی کونسل اور انتظامیہ اس کتاب کو خلاف اسلام قرار دے چکی ہے اور اس پر پابندی عائد کر چکی ہے اس کے باوجود مصنف کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ انہوں نے حکومت سے ملزم کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

☆جامع مسجد خلفائے راشدین کے خطیب مولانا نذیر احمد فاروقی نے کہا کہ شیخ سکندر نے اس قسم کی توہین آمیز کتاب لکھ کر شمالی علاقہ جات کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے اس کو نا صرف بند ہونا چاہئے بلکہ اس کے مصنف کو سزا ملنی چاہئے۔

☆جامعہ مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا ظہور علوی نے کہا کہ اس کتاب کی اشاعت کا مقصد شمالی علاقہ جات کے عوام کو آپس میں لڑا کر پاک فوج کے بھارت کے خلاف لڑنے کے دوران ساتھ دینے سے باز رکھنا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ اوصاف مورخہ 27 ستمبر 2002ء)

ہے قول محمد قول خدا فرماں نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآں نہ بدلا جائے گا

☆فکر ونظر☆

شعائر اسلام کے خلاف سازشیں

مولانا غلام نبی کوروی

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدۃ)

قرآن کریم اس بات پر شاہد ہے کہ دین اسلام حضرت ختم مرسل کے زمانے میں ہی تکمیل کو پہنچی۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اس دین مبین پر اول روز سے ہی دشمنان اسلام ومنافقین اسلام پوری قوت سے نقب زن رہا ہے۔ اسلام کو مٹانے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے رہے۔ اسلامی بنیادوں کو متزلزل کرنے کی ارادے سے کبھی کسی کو مدعی نبوت کی صورت میں تو کبھی کسی کو مہدی موعود کی صورت میں کھڑا کیا، یہاں تک کہ خدائی دعویدار انسان بھی نمودار ہوتے رہے۔ یہ سب فتنے اتفاقاً اور غیر اختیاری حالت میں ظاہر نہیں ہوئے بلکہ ان ملعونین کے پیچھے ایک پوری مشنری اور نہایت گہرے سازشی عوامل وعناصر کارفرما رہے ہیں۔ دشمنان اسلام کا مقصد کار یہی رہا کہ کسی طرح مسلمانوں میں انتشار وافتراق کا بیج بو کر اسلام کی سلامتی کو خطرے میں ڈالا جائے اور مسلمانوں کو اپنے ہی بزرگان دین سے بدظن کرایا جائے۔ یہی وہ ہدف ہے جس کے حصول کے لئے عالم کفر آپس کے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر سرگرداں ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے دین اسلام کو پیش آمدہ نئے نئے غداروں اور فسادیوں کو ہر طرح سے سرپرستی اور پشت پناہی مہیا کرتی ہیں تاکہ وہ لوگ اپنے غلیظ منصوبوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کو مغلوب کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

حالانکہ یہ لوگ تھوڑی سی عقل وفہم سے کام لیتے تو ان کو معلوم ہو جاتے کہ وہ ذات اپنے دین کی حفاظت کے لئے ابابیل اور مچھر جیسے کمزور مخلوق سے بھی کام لیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اہل باطل کے مقابلے کے لئے انہی میں سے ایک ایسا لشکر علماء حق کی صورت میں تیار کر دیتا ہے جو دین مبین کے تحفظ کی خاطر کفر کے مقابلے میں سینہ سپر ہو جاتے ہیں اور ہر فتنہ کی سرکوبی اللہ کے برہان (قرآن) سے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان باطل قوتوں کو نیست ونابود کر کے ہی دم لیتے ہیں۔

ایک فتنہ جو گذشتہ چند مہینوں سے زیر گردش میں ہے وہ ادارۃ الصفا، جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ محمود آپ کراچی کے پلیٹ فارم سے دین اسلام کے خلاف اٹھنے والا فتنہ ہے۔ دین اسلام کو نامکمل قرار دیتے ہوئے، حضرت محمد خاتم النبیین سمیت تمام انبیاء کرام کی علم کو دوحرفی قرار دینا، صحابہ کرامؓ کے شان میں گستاخی کرنا اور ان کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے، جیسے ہرزہ سرائیاں ادارۂ مذکور کی پرنسپل اور فتنہ رشدی کے مرکزی کردار شیخ سکندر نے اپنی کتاب سیرۃ معصومین میں کی ہے۔

اس نے محفوظ ترین آخری آسمانی کتاب کی تکذیب کی ہے۔ وہ جس نے ہر دور میں اسلام کا دفاع نبھایا وہ اللہ کی کتاب قرآن ہے۔

رآن کریم تمام عالم اسلام کے لئے سرمایہ افتخار ہے قرآن کریم دنیا ں وہ واحد کتاب مقدس ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری رب عزت نے خود اپنے ہاتھوں لیا ہے۔ لیکن شیخ سکندر کے نزدیک وجودہ قرآن نقلی ہے جبکہ اصل قرآن قائم لے کے آئیں گے۔ اس قرآن میں سے کچھ آیات وہ ہوگا جو اس کے نزدیک حضرت علیؓ پر نازل ہوئی تھی۔ شاید آنے والے سیرۃ معصومین میں وہ اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ بھی کریں جیسے مرزا احمد قادیانی پر شروع شروع میں انگریز فرشتے وحی لے کر آتے تھے۔ اور سکندر پر فارسی دان فرشتہ وحی لے کر آئے گا کیونکہ اس نے زیادہ تو کلاس فارسی زبان میں لی ہے۔ مرزا احمد قادیانی اور شیخ سکندر کا نظریہ قدرے مشترک ہے۔ کیونکہ مرزا احمد قادیانی بھی موجودہ قرآن کو نہیں مانتے اور یہ سکندر بھی نہیں مانتے۔ شیخ سکندر کے نزدیک بھی وحی کا سلسلہ جاری ہے۔ مرزا احمد قادیانی نے اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

1904 میں ہندوؤں کو بیوقوف بنانے کے لئے غلام احمد قادیانی نے ''شری کرشن جی، رودر گوپال، برہمی اوتار، آریوں کا بادشاہ'' ہونے کا دعویٰ کیا۔

شیخ سکندر اپنے آقا کی اتباع کرتے ہوئے اپنی کتاب سیرۃ معصومین میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ اس دنیا میں دوبارہ آئیں گے اور اپنے دشمنوں کے ماتھے پر نشان لگائیں گے۔

یہ ہندوؤں کی عقیدہ تناسخ ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک جب کوئی اس دنیا میں مرجاتا ہے تو وہ شخص اپنے اعمال کے مطابق مرنے کے بعد دنیا میں دوبارہ آتے ہیں۔ کبھی بلی کی شکل میں کبھی کتے کی شکل میں۔ اگر وہ انسان زیادہ اچھا اعمال کرنے والا ہو تو وہ دوبارہ انسانی شکل میں آتے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان مندرجہ بالا عقیدہ نہیں رکھتا کہ نعوذ باللہ حضرت علیؓ ہندوانہ عقیدہ تناسخ کے تحت دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ ایسا عقیدہ رکھنا خلاف قرآن وخلاف آئین خدا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا۔ ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیمۃ تبعثون ۔ دنیا میں جتنے بھی لوگ آئے ہیں وہ مرنے کے بعد ایک ہی دفعہ اٹھایا جائے گا سب کی حساب وکتاب ہوگا، نیک لوگ جنت میں اور برے لوگ جہنم میں جائیں گے۔

کتاب سیرۃ معصومین ص 563 پر ایک جعلی من گھڑت حدیث نقل کیا ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علی کے سبب فتح وکشائش عطا کی ہے جب علی انتقال کر جائیں گے، تو دین فاسد ہو جائے گا اور مہدی ہادی کے سوا جو علی کے بعد ہونگے اس دین کی اصلاح نہ کرے گا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملعون اسلام سے کتنا مخلص ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا نہ مسلمان ہو سکتا ہے اور نہ ہی دین اسلام سے مخلص ہے اگر حضرت علی کے بعد دین اسلام فاسد ہونا ہی تھا تو امام حسین نے کربلا میں جو قربانی دی اس کا کیا مقصد تھی، کیا عقیدہ سکندری کے رو سے حسینؑ کی قربانی رائیگاں نہیں گئیں؟

شیخ سکندر کہنا چاہ رہا ہے کہ حسین نے ایک فاسد دین کے لئے قربانی دی تھی۔ اس صورت میں باقی آئمہ کرام وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا کیا بنے گا جنہوں نے اسلام کی بقا کے خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کئے۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہے دراصل یہ شیطانی ٹولہ دین اسلام، اور آئمہ وصحابہ کرامؓ کے شان میں بہت بڑی گستاخی کا مرتکب ہو رہے ہیں۔ حدیث کا نام دے کر یہ شخص حدیث کی عظمت کی پامالی میں لگے ہوئے ہیں۔ کم فہم لوگوں کو اسلام سے روگرداں

کرنے کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا مقصد ہے ہی نہیں۔ ایسے ملحد وزندیق کو نہ اہلبیت رسالت سے محبت ہے اور نہ قرآن و دین اسلام سے لگاؤ ہے بلکہ اسے ہر وقت انتشار و افتراق ہی سوجھتے رہنا اور انہی منفی اسلام دشمن سرگرمیوں سے مقصد ہے۔ جس کا ثبوت کراچی میں نوربخشی انجمن کی اثاثہ جات پر قبضہ جمانے کے لئے اپنا نام پر ٹرسٹ بنالیا ہے۔

صفحہ 77 پر صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے شان میں انتہائی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جہاں بھی کوئی شخص مظلوم قتل ہوا اس کا خون جمع کرے اور لے کر ان دونوں کی گردن پر لگا دے، چہرے پر خضاب کرے، کیونکہ یہ سارے مظلوم ان ہی دونوں کے سبب قتل ہوئے ہیں۔

مزید ص 69 پر لکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے جعلی حدیث پیش کی، فاطمہؓ کے گھر کو آگ لگایا سنت رسولؐ کو رد و بدل کیا۔

سکندر حسین ملعون نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی انتہائی توہین کی ہے، نیز ان عظیم ہستیوں پر الزام تراشی کی ہے۔ جبکہ صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے اور ان کی توہین کرنے سے نبی کریمؐ نے خود منع فرمایا ہے۔

قال النبیؐ لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصفہ۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے مثل سونا خرچ کرے گا تو نہیں پہنچے گا ایک سید کو یا آدھا سید کو۔

آپ نے فرمایا۔ اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔ جب تم دیکھو کہ ایسے شخص کو جو میرے صحابہ کو گالی دیتا ہے تو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔

فقہ احوط کی شرح سراج الاسلام ص ۱۴۱ پر لکھتے ہیں کہ فاروق و مرتضیٰ و عائشہؓ و ام سلمہؓ و ابن عباسؓ و جمیع دیگر از بزرگان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ایضاً ص ۳۹۲ میں ہے کہ دہ تن از اصحاب کہ صدیق و مرتضیٰ علیؓ و ابن مسعود و مقدادؓ و ابوذرؓ و سلمان فارسیؓ رضی اللہ علیہم۔ (نیز حوالہ کتاب مجموعہ رسائل)

شانِ صحابہؓ بیان کرتا جاؤں تو مضمون کی طوالت رکنے کا نام نہیں لے گی، لہذا خلاصہ کلام یہی ہے کہ صحابہ کرام صوفیہ نوربخشیہ والوں کے ہاں بھی قابل احترام ہیں۔ جبکہ سکندر ملعون کا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ کوئی دین بلکہ یہ جو کچھ کہتا ہے ہذیان بکتا ہے۔ ایسے حالات میں تمام اہل علم حضرات پر دینی فرض ہے کہ فتنہ سکندری کی ابطال کے لئے اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان بچانے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں اور اپنی اس اہم دینی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے سرخرو ہوں۔

☆: وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت اور ذکر خدا کیا جاتا ہو اس کی برکتوں میں اضافہ ہوتا ہے اس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ شیاطین اس گھر کو ترک کردیتے ہیں۔ اور یہ گھر آسمان والوں کو روشن نظر آتے ہیں جس طرح آسمان کے ستارے اہل زمین کو نور بخشتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی اور ذکر خدا نہیں ہوتا اس میں برکت کم ہوتی ہے۔ فرشتے اسے ترک کردیتے ہیں اور ان میں شیاطین بس جاتے ہیں۔

☆فکر ونظر☆

پریس کونسل کیلئے پہلا مقدمہ

ہارون رشید

ملک کے نامور کالم نگار جناب ہارون رشید صاحب نے ایک فکر انگیز کالم لکھا ہے۔ جس کی اقتباسات نذر قارئین کی جاتی ہے۔

خبر ہے اور بڑی ہی دکھ پہنچانے والی خبر ہے کہ اللہ کے نام پر وجود میں آنے والے اس ملک کے سب سے بڑے شہر میں ''سیرۂ معصومین'' کے نام سے ایک کتاب چھپی ہے اور اس کتاب میں قرآن کی صداقت سے انکار کر دیا گیا۔ اللہ کا وہ مقدس کلام جو لوح محفوظ میں ہے۔ جس کی طلب کے لئے سمندر کی مچھلیاں اور فضاؤں کے پرندے دعا کرتے ہیں۔ ہر عہد کی ہر ساعت میں جو اللہ کی واحد غیر متنازعہ نشانی، کلام، ثبوت اور اسلام کا لنگر ہے۔ جس کے لئے اللہ کے آخری رسول کا اکرام واحترام اس قدر تھا کہ گاہے خود اپنی گفتگو رقم کرنے سے منع کر دیتے، حالانکہ وہ کلام ربانی کی تشریح کے سوا تھی بھی کیا۔ اور اس کتاب میں ابوبکرؓ پر سب وشتم کیا گیا، حالانکہ ابوبکرؓ وہ تھے، جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے کہا تھا کہ انہوں نے سب کے احسانات چکا دیئے مگر اپنے اس رفیق کے نہ چکا سکے (مفہوم) اور یہ کہا تھا کہ ان کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔ ابوبکرؓ وہ ہیں کہ جنہیں قرآن عظیم الشان نے دو میں سے دوسرا کہا اور جن کی طرف آیات میں اشارے ہیں اور کوئی صاحب عالم اور صاحب عدل نہیں ہے، جو اس سے انکار کرے۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد، وہ کون تھا، جس نے اسلام کے علم کو تھام لیا تھا اور اس طرح کھڑا رہا تھا، جیسے زمین کو لرزا دینے اور پچھاڑ دینے والے طوفان میں کوہسار کھڑے رہتے ہیں۔ جس نے یہ کہا تھا کہ خواہ درندے ہی اسے نوچ کھائیں، وہ اس لشکر کی روانگی میں ہرگز تاخیر نہ کرے گا، جسے رسول اللہ ﷺ نے قائم کیا اور اذن عمل عطا کیا تھا۔ جس نے اس وقت اپنی تلوار بے نیام کئے رکھی، جب تک جھوٹے انبیاء کے دعوے جنگ کے میدانوں میں باطل نہ ہو گئے اور بادیہ نشینوں نے بصمیم قلب اللہ کے فرمان کو تسلیم نہ کر لیا۔ وہ کون تھا، جس نے کہا تھا کہ کمزور اس کے لئے طاقتور ہے، جب تک اس کا حق دلوانہ دیا جائے۔ اور طاقت ور کمزور رہے گا، جب تک ظلم سے روک نہ لیا جائے۔ کیا تاریخ انسانی نے تمام انبیاء کے تمام پیروکاروں میں کوئی ایک بھی پایا ہے، جس کی پوری زندگی میں نہ کوئی ایک جھوٹ ہے اور نہ کوئی ایک مبالغہ۔ اس وقت بھی جب نبوت نہ اتری تھی اور اللہ کے آخری رسول ﷺ کا ظہور نہ ہوا تھا اس کی زبان سے نکلنے والے ایک لفظ اور دائیں ہاتھ کے ایک اشارے کو ضمانت کے طور پر قبول کر لیا جاتا تھا، جب خون بہایا جا چکا ہو، تلواریں بے نیام ہوں اور طبیعتیں انتقام اور اشتعال کے عالم میں بے قابو ہوئی جاتی ہوں۔

ذرا غور تو کرو کتاب کا نام ہے ''سیرۂ معصومین'' اور اس میں تاریخ کے معصوم ترین انسانوں میں سے ایک کی توہین اور تحقیر کی گئی اور اس

طرح کی گئی کہ زبان دہرا نہیں سکتی اور قلم نقل نہیں کر سکتا کہ آلودہ ہو جائے گا۔ کسی غلیظ آدمی نے شاید کسی خبیث اشارے پر اور ممکن ہے کہ ان غیر ملکیوں کی ایماء پر جو اس ملک میں فساد کے آرزو مند ہیں، افسانے تراشے اور انہیں ایک مکتب فکر سے منسوب کر دیا۔ اب اس مکتب فکر کے جید علماء نے تو کتاب سے لاتعلقی اور نفرت کا اظہار کیا ہے۔ وہ اپنا فیصلہ دے چکے۔ صاف صاف انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ یہ شخص کفر کا مرتکب ہوا کہ اس نے اللہ کی آخری کتاب کی تکذیب کی اور اس کا مذاق اڑایا۔ اس نے نبوت کے معنی بدل ڈالنے کی مکروہ کوشش کی اور وہ بات ایک امتی سے منسوب کی، جو صرف پیغمبر ﷺ کو زیبا ہے اور وہ بھی اللہ کے آخری پیغمبر کو، جن کے بعد ہرگز کوئی نبی نہ آئے گا، اِلّا یہ کہ وہ کذاب ہو اور کارندہ ہو۔

حکومت کو بتایا جا چکا اور حکام کو اطلاع دی جا چکی۔ کراچی سے روانہ ہو کر یہ شخص راولپنڈی میں مقیم ہے اور کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے فساد پھیلانے اور امن کو تہ و بالا کرنے کی کوشش کیوں کی۔ کتاب یہاں میرے پاس پڑی ہے اور مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ صدر صاحب! آپ کو بھیج دوں؟ وزیر داخلہ صاحب آپ کو بھیج دوں؟ جناب ایس ایس پی راولپنڈی آپ کی خدمت میں ارسال کر دوں؟

شاید نہیں، شاید یہ مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا فضل الرحمٰن، قاضی حسین احمد اور علامہ ساجد نقوی کی خدمت میں جانی چاہئے کہ حضور الیکشن کے سوا بھی زندگی ہے۔ اگر قرآن ہی کی تردید کر دی گئی، اگر نبوت ہی قائم نہیں اور اگر رسول اللہ کے سب سے جلیل القدر امتی کی اس بے دردی کے ساتھ توہین کی جاتی ہے تو باقی کیا رہا اور باقی پھر کسی اور خبر کے کیا معنی ہیں؟

جمہوریت؟ عدل؟ ملک کا استحکام اور فروغ؟۔ اللہ کے بندو تم تو ایک تنہا ملزم پہ انصاف قائم نہیں کر سکتے۔ اسے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا نہیں کر سکتے۔ ہزار خطروں میں گھری امت، اس درماندہ ملک اور مظلوم قوم کے لئے تم کیا کر سکو گے؟۔

اور پھر رنج و ملال کے عالم میں اخبار کا قاری یہ سوچتا ہے کہ اگر جزا کے دن اللہ کے آخری رسول ﷺ نے امت سے ایک سوال پوچھ لیا تو وہ کیا کرے گی؟۔ کیا کوئی سر اٹھے گا، کیا کوئی زبان کلام کر سکے گی اور کیا کوئی جواب دینے والا جواب دے سکے گا؟۔

حکمران، سیاستدان، دانشور اور اخبارات کے مدیران کرام اس دن کے لئے اپنا جواب ابھی سے سوچ لیں۔ اس دن تو کوئی مہلت ملنے والی نہیں ہے۔

اور اپریس کونسل کے لئے یہ پہلا مقدمہ ہے۔ یہ عاجز، جرمانہ اور جیل دونوں بھگتنے کو تیار ہے، اگر وہ ثبوت نہ دے سکے، اگر وہ اس عبارت میں لکھے ایک ایک لفظ کو سچا ثابت نہ کر سکے۔

(بشکریہ: روزنامہ اوصاف مورخہ 2 ستمبر 2002ء)

☆فقہی مسائل☆

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ سوال پوچھنے والوں سے تاکیداً عرض ہے کہ وہ اپنا نام اور پتہ ضرور لکھا کریں۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات:

سوال نمبر۱:- کیا کوئی شوہر اپنی بیوی کا معلم بھی بن سکتا ہے؟

سائل: راحج کوروی، حال تھکس۔

سوال نمبر۲:- کیا تارک نماز کی دیگر نیکیاں رائیگاں جائیں گی؟

سوال نمبر۳:- کہا جاتا ہے کہ نوافل کی بجا آوری آنکھیں بند کر کے کرنا سنت نبویؐ ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

سوال نمبر۴:- کسی امام کے بارے میں ماموم کی دل میں شکوک وشبہات پیدا ہوں تو کیا ایسی صورت میں اس کا ماموم بننا درست ہوگا؟

سائل: عبدالکریم کریمی، نچلو پائین۔

سوال نمبر۵:- کیا فوجی جوان ایمرجنسی حالات میں بوٹ پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

سائل: سید شہاب الدین تھگسوی
این ایل آئی رجمنٹ سیالکوٹ۔

سوال نمبر۶:- مسجد کی چھت پر کسی کا ذاتی سامان رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

سائل: ہادی علی تمنا، گلاب پور شیگر۔

سوال نمبر۷:- میری والدہ کافی عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے ذہنی کمزوری سے دوچار ہے۔ وہ نماز پڑھ تو لیتی ہے مگر رکعتوں کی تعداد بھول جاتی ہے۔ اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

سائل: حوالدار علی خان، دم سم والے۔

سوال نمبر۸:- اکتوبر ۲۰۰۲ء کے نوائے صوفیہ میں ایک سوال کے جواب کے آخر میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ”شریعت محمدیہ کی خلاف ورزی کا نتیجہ سب کے سامنے ہے“ یہ بات تشنۂ وضاحت ہے، اس کی وضاحت فرمائیے گا۔

سائل: نعیم الدین، بیگم پورہ لاہور۔

سوال نمبر۹:- نوزائیدہ بچے کی ماں حج کو جانا چاہتی ہے۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟

سائل: غلام مہدی تصوفی، اسلام آباد۔

جوابات:

جواب نمبر۱:- بسم اللہ الرحمن الرحیم

جی ہاں! شوہر اپنی بیوی کو دینی کتب پڑھانے کے ساتھ ساتھ سکولز اور کالجز کے مروجہ نصاب کے مطابق کتب بھی پڑھا سکتا ہے۔ اس کام کے لئے شوہر ہی اپنی بیوی کا سب سے بہتر معلم ثابت

ہوگا۔

جواب نمبر۲:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ نیک امور پر اخروی ثواب مرتب ہونے کے لئے نماز کی درست ادائیگی اولین شرط ہے۔ لہذا تارک الصلوٰۃ کی دیگر نیکیاں اخروی ثواب کے لحاظ سے رایگاں جائیں گی جیسا کہ حدیث نبویؐ سے ثابت ہے۔ چنانچہ سوشل ورکرز حضرات میں سے کوئی تارک صلوٰۃ ہو تو اللہ پاک دنیا میں ہی اس کی بے لوث انسانی خدمت کا صلہ مختلف صورتوں میں عطا کرتا ہے۔ وہ حقیقی توبہ گزار ہوئے بغیر اسی تارک صلوٰۃ کی حالت میں انتقال کر جائے تو اخروی ثواب سے وہ بہرہ مند نہیں ہو سکے گا۔ اسے آخرت میں تارک صلوٰۃ کی المناک سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔

جواب نمبر۳:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنکھوں کو دیر تک بند رکھنا نماز کے مکروہات میں شامل ہے۔ اس کراہت کا تعلق ہر نماز سے ہے، خواہ فرض ہو، خواہ سنن اور نوافل ہوں۔ کراہت کی صورت سے سنن اور نوافل کا استثنا نہیں ہے۔ لہذا نوافل کی بجا آوری آنکھیں بند کر کے کرنا سنت نبویؐ ہونے کی بات کمزور ہے۔

جواب نمبر۴:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کسی امام کے بارے میں کسی ماموم کے دل میں صرف شکوک وشبہات کا پیدا ہونا شرعاً نتیجہ خیز نہیں ہے۔ ٹھوس شرعی ثبوت کے بغیر صرف دل ہی دل میں اس قسم کے شکوک وشبہات کا پیدا ہونا بے جا وہم وگمان کا شکار رہنا ہے۔ کسی بھی ماموم کو کسی امام کے بارے میں اس قسم کی بدگمانی میں مبتلا رہنا شرعاً درست نہیں ہے۔

جواب نمبر۵:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جی ہاں ایمرجنسی حالات میں فوجی جوان بوٹ پہن کر نماز کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ ایسا کرنا شرعاً درست ہے۔

جواب نمبر۶:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسجد کی چھت یونہی خالی پڑی رہتی ہو۔ لوگوں کو چھت پر جا کر نماز پڑھنے کی ضرورت بھی نہ پڑتی ہو تو ایسی صورت میں وہاں مسجد کے سامان کے ساتھ ساتھ کسی کا ذاتی سامان رکھے جانے میں کوئی قباحت شرعاً نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے مسجد کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں۔ آدمی مسجد کو اپنے سامان رکھنے کے لیے زیادہ محفوظ جگہ سمجھتا ہے۔ اس خیال سے بلتستان میں اکثر مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے کہ لوگ مساجد کی چھتوں پر گھاس پھونس جیسی ہلکی چیزیں رکھ لیتے ہیں۔ بعض لوگ مساجد کی چھتوں کو شہتوت وغیرہ سکھانے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس سے نماز گزاروں کو نماز کی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ یا دشواری پیش نہیں آتی۔ اگر کسی مسجد کی چھت کو ذاتی سامان رکھنے کے لیے استعمال کرنے کی صورت میں نماز گزاروں کے لیے دشواریاں پیش آتی ہوں ایسی صورت میں مسجد کی چھت کا استعمال شرعاً درست نہیں ہوگا، کیونکہ اس سے مسجد کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ مسجد کا مقصد فوت نہ ہونے والی صورت شرعاً روا ٹھہرے گی۔

جواب نمبر۷:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ خوب تحقیق کریں کہ اگر ذہنی کمزوری کی وجہ سے آپ کی والدہ کی عقلمندی بری طرح متاثر ہو تو اس کا مکلف ہونا ہی شرعاً سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ اس صورت میں وہ عبادت کی بجا آوری سے شرعاً آزاد قرار پاتی ہے۔ اگر والدہ کی عقلمندی متاثر نہ ہوئی ہو تو آپ نماز کی ادائیگی کے وقت والدہ کی رہنمائی کریں تاکہ وہ رکعتوں

کی تعداد بھولنے سے بچ سکے۔ والدہ کی نماز کی قضا بجالانے کا معاملہ ان کے انتقال کر جانے کے بعد ہوتا ہے۔ زندگی وہ خود عبادت کرے گی۔ عقل زائل ہونے کی صورت میں کوئی عبادت اس پر شرعاً عائد نہیں ہوگی، لہذا قضا بجالانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔

جواب نمبر ۸:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

''شریعت محمدیہ کی خلاف ورزی کا نتیجہ سب کے سامنے ہے'' والی بات بالکل بدیہی بات ہے۔ آپ غور کریں کہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں قرأت سراً پڑھنا شرعاً متعین ہے۔ اگر کوئی اپنی طرف سے اس حکم شرعی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ظہر اور عصر کی نمازوں میں بھی قرأت کو جہراً پڑھے تو اس کی اس جسارت سے نماز کا بطلان لازم آتا ہے یہی حال نماز جنازہ کا بھی ہے۔ جب شرعاً وہاں پر سراً پڑھنا متعین ہے تو کسی کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ اپنی رنگین سوچ کو شریعت محمدیہ کے ایک واضح حکم پر فوقیت دے۔ اس صورت میں نماز جنازہ شرعاً فوچکر ہو جائے گی۔ خوب آگاہ رہے کہ شریعت محمدیہ میں جو حکم جس شکل میں ہو اسی شکل میں بجالانا ضروری ہے۔ بصورت دیگر شریعت محمدیہ کی خلاف ورزی لازم آنے پر عمل باطل ٹھہرے گا۔

جواب نمبر ۹:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوزائیدہ بچے کی تسلی بخش پرورش کا خاطر خواہ انتظام ہو تو ماں بچے کو گھر پر چھوڑ کر حج کو جا سکتی ہے۔ اگر تسلی بخش پرورش کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو تو نوزائیدہ بچے کو ساتھ لے کر حج کو جانا اس صورت میں درست قرار پائے گا۔ جبکہ مکہ میں مناسک حج کی درست بجاآوری سے فراغت پانے تک نوزائیدہ بچے کی صحیح دیکھ بھال کرنے والا کوئی خادم بھی ہو۔ ورنہ مناسک حج کی درست بجاآوری ممکن نہیں ہوگی۔ لہذا ایسی ماں کو اس موقع پر حج کو مؤخر کرنا پڑے گا اور آئندہ کسی موقع پر وہ حج کی ادائیگی کے لئے جائے گی۔

امید ہے کہ سائلین حضرات ان جوابات سے مطمئن ہوں گے۔

بقیہ: قرآن معجزۂ جاودانی

قرآن پیغمبر اسلام کا واحد معجزۂ جاودانی ہے۔

قرآن کے معجزہ ہونے کی بابت قطعی دلائل کا مقتضایہ ہے کہ یہ آسمانی کتاب پیغمبر اسلام کا دائمی اور زندہ جاوید معجزہ ہے اسی معنی کے تحت اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کے سرچشمہ سے فیض یاب ہو کر اللہ تعالیٰ کی مشیت بالغہ کے تحت انہی الفاظ و عبارت کو پیدا فرما کر فرشتۂ وحی روح الامین کی وساطت سے محمد بن عبداللہ کے قلب مبارک پر نازل فرمایا ہے۔ اور کوئی بھی فرد بشر، جن یا گروہ حق کی جملہ اہل عالم جن وانس کو اس کا مقابلہ کرنے کی یہاں تک کہ ایک سورت کے بھی بنالانے کی گنجائش نہیں ہے۔ اس حقیقت کی دلائل حسب ذیل آیات ہیں۔

ترجمہ: آپ فرما دیجئے اگر تمام جن وانس مل کر کوشش کرے اس جیسے قرآن لانے کی تو وہ لوگ اس جیسا لا نہیں سکتے اگرچہ وہ لوگ ایک دوسرے کی پشت پناہی کیوں نہ کرے۔

☆اخبار التصوف☆

دنیائے تصوف کی خبریں

مجاہد حسین کاوش

☆: تکمیلِ حفظِ قرآن کا اعزاز:

مورخہ 27 اکتوبر 2002 بروز اتوار کو وفاقی کالونی لاہور میں حافظۂ قرآن نادیہ رحمن کی اعزاز میں تکمیل حفظ قرآن کی ایک تقریب سعید منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکریٹری کے فرائض منہاج القرآن یونیورسٹی کے حلقہ ناصرہ محمود نے انجام دیے۔ تلاوت کلام الٰہی کی شرف حافظہ نادیہ رحمن کی میڈم شاہدہ اشرف صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ منہاج القرآن ہی سے تشریف لائی ہوئی مہمان نعت خواں بچیوں نے حضور اکرم ﷺ کے بارگاہ میں ہدیہ نعت پیش کی۔ بعدازاں میڈم شاہدہ اشرف صاحبہ نے فضائل قرآن کے حوالہ سے فکر انگیز خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے جب سے اتباع قرآن چھوڑا ہے جب سے یہ قوم غیروں کی غلامی کی زندگی گذار رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی سرخروئی اور سرفرازی صرف اور صرف قرآن پاک کی تلاوت، اسے سمجھنے اور اس کی پیروی کرنے میں ہے۔

لاہور میں مقیم نوربخشی پیروکاروں اور دیگر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والی خواتین کی ایک کثیر تعداد نے اس محفل پاک میں شرکت کی۔ میڈم شاہدہ اشرف صاحبہ کی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ واضح رہے کہ خوش نصیب حافظۂ قرآن نادیہ رحمن کا تعلق بلتستان کے علاقہ سکسا، چھوربٹ سے ہے۔ ہمارے معلومات کے مطابق لاہور میں مقیم نوربخشیوں میں یہی پہلی حافظہ ہے۔ انہوں نے یہ سعادت ملک کی عظیم دینی درسگاہ، منہاج القرآن کے شعبہ تحفیظ القرآن گرلز کالج سے حاصل کی ہے۔

رپورٹ: بشریٰ رحمن

وفاقی کالونی، لاہور

☆: پی ایچ ڈی کا اعزاز:

مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے سرگرم شخصیت جناب محمد عارف صاحب نے حال ہی میں جامعہ کراچی سے ڈاکٹر آف فلاسفی (Ph.D) کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ جو کہ جملہ ملت نوربخشیہ کے لئے باعث فخر وتحسین ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ جناب محمد عارف صاحب کو ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ تعلیمی اعزاز پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ قارئین نوائے صوفیہ کی دلچسپی کی خاطر ڈاکٹر صاحب کی مختصر تعارف پیش کی جاتی ہے۔

آپ کا تعلق ضلع گنگچھے کے صدر مقام خپلو کے کھانسر نامی گاؤں سے ہیں۔ آپ 17 اپریل 1956ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم ہائی سکول خپلو سے حاصل کی۔ 1975ء میں لاہور بورڈ سے ایف ایس سی (F.Sc) کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کی حصول کے لئے کراچی چلے گئے۔ وہاں یونیورسٹی آف کراچی سے بی اے کرنے کے بعد 1979ء میں ایم ایس سی (M.Sc) جغرافیہ امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ 1994ء میں L.L.B کی ڈگری بھی

حاصل کی۔ 28 اگست 1982ء کو محکمہ آثار قدیمہ کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ دوران سروس مختلف حیثیتوں میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس وقت بحیثیت ڈپٹی ڈائریکٹر نادرن سرکل آثار قدیمہ اولڈ فورٹ لاہور میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے جنرل ہسٹری میں کراچی یونیورسٹی سے اپنی پی ایچ ڈی (Ph.D) مکمل کر لی ہے۔ آپ نے ملک کے بہت سے تاریخی عمارتوں اور قومی ورثہ وغیرہ کی تحفظ اور بحالی کے بہت سے منصوبے مکمل کیے ہیں۔ علاوہ ازیں ملک کے مشہور جامعات کے علاوہ غیر ملکی یونیورسٹیوں کے لیے تحقیقی مقالہ جات لکھے ہیں۔ آپ کو بلتی کے علاوہ پانچ انٹرنیشنل لینگویج پر عبور حاصل ہے۔ اس وقت آپ یونیسکو کے زیر اہتمام ایک سمپوزیم میں شرکت کرنے کی خاطر ژیان (Xian) چائنا گئے ہوئے ہیں، جہاں سے 21 نومبر تک واپسی متوقع ہے۔



ڈاکٹر محمد عارف صاحب، ڈپٹی ڈائریکٹر، اولڈ فورٹ لاہور

☆: آل پاکستان تحفظِ ختم نبوت کانفرنس:

آل پاکستان تحفظِ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر 13 اکتوبر تا یکم نومبر 2002ء جاری رہ کر اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس میں ہزاروں فرزندان توحید، شیدائیان ختم نبوت نے شرکت کی۔ کانفرنس کی پانچ نشستیں منعقد ہوئیں۔ پانچویں اور آخری نشست جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کر رہے تھے، کے آخر میں قرارداد یں پیش کی گئیں۔ مقررین نے رشدیٔ بلتستان شیخ سکندر کے شر انگیزیوں کو بھی شرکاء کے نوٹس میں لایا۔ جبکہ قرارداد نمبر 5 فتنہ سکندری کے سد باب میں تھا۔

قرارداد نمبر 5: ''یہ اجلاس کراچی سے شیخ سکندر حسین نامی شخص کی کتاب ''سیرۃ معصومین'' میں توہینِ رسالت کے مواد کی اشاعت کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور مؤلف کو گرفتار کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور فرقہ واریت پھیلانے کی سازش کو فوری طور پر بے نقاب کیا جائے۔ یہ اجلاس اسکردو کے نوربخشی جماعت کے مطالبے کی مکمل حمایت کرتا ہے۔'' (بشکریہ ماہنامہ لولاک، دسمبر ۲۰۰۲ء)

☆: انتقالِ پُرملال:

علاقہ چھوربٹ سکسا کے معروف شخصیت سید ذاکر حسین کاظمی اور سید انور حسین کاظمی کی والدہ ماجدہ 10 نومبر بمطابق ۴ رمضان کو ناگہانی موت کی وجہ سے رحلت کر گئی۔ مرحومہ کو اپنے آبائی قبرستان میں جم غفیر سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں علاقے کے معززین کے علاوہ سینکڑوں لوگ شریک تھے۔

نوربخشیہ لیگل کمیٹی کراچی اور ادارہ نوائے صوفیہ نے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

☆: متاثرین زلزلہ سے اظہارِ ہمدردی:

ادارہ نوائے صوفیہ نانگاہ پربت کی سرزمین دیامر میں رونما ہونے والے حالیہ زلزلہ کے نقصانات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور اس مصیبت کی گھڑی میں اپنے متاثرین بھائیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان آزمائشات کے بدلے میں دونوں جہاں میں بہتر جزا دے۔ انہیں صبر واستقامت عطا فرما۔ اور اپنے غیب کے خزانے سے ان کی دادرسی فرما۔

رپورٹ: ایم یحیٰ سرور، نمائندہ نوائے صوفیہ، اسلام آباد

☆: دعواتِ صوفیہ کا نیا ایڈیشن:

دعوات صوفیہ کی اشاعت نو ہو کر گذشتہ دنوں سے مارکیٹ میں دستیاب ہو چکی ہے۔ کافی عرصے سے دعوات صوفیہ کی عدم دستیابی کی بنا پر عوامی حلقے میں سخت بے چینی پائی جا رہی تھی۔ بالآخر ادارہ المعروف اسلامک اکیڈمی سکردو کی تعاون سے نیا ایڈیشن عمل میں لایا گیا ہے۔ ٹائٹل اور بائنڈنگ دیدہ زیب ہے اور ہدیہ بھی مناسب رکھا ہے۔

☆: حکومت پنجاب کا مستحسن اقدام:

حکومت پنجاب محکمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے صوبہ بھر کے تمام ضلعی پولیس سربراہان کو ایک خصوصی مراسلہ میں ہدایت کی ہے کہ ادارۃ الصفاء نوربخشی ٹرسٹ کے زیر اہتمام مذہبی اشتعال انگیزی پرمبنی چھپنے والی کتاب ''سیرۃ معصومین'' کی تمام کاپیوں کو فوری طور پر قبضہ میں لے کر ذمہ دار افراد کے خلاف فوری طور پر قانونی کاروائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ کتاب محمود آباد کراچی سے شائع ہوئی جس کا مکمل مواد اشتعال انگیزی کی غمازی کرتا ہے حکومت نے امن وامان میں خلل کے خدشہ کے پیش نظر اس کتاب کو چھاپنا اور اس کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے کو قانون کے منافی قرار دیتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف کاروائی کا حکم دیا ہے۔

(بشکریہ: روزنامہ اسلام، مورخہ 30 اکتوبر)

☆: پیروکارانِ نوربخشیہ، کریس کا اجتماع:

مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بروز منگل بمطابق 22 اکتوبر 2002ء کو تنظیم فدایان آل رسول صوفیہ نوربخشیہ کریس کا سالانہ آٹھواں اجتماع بسلسلہ یوم میلادِ حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام وغوث المتاخرین حضرت سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ ''مسجد غوث المتاخرین'' المعروف گونگمہ مسجد اوڑوا کریس میں منعقد ہوا۔ سٹیج سیکریٹری کے فرائض روزی علی شبیری ادا کر رہے تھے، جبکہ اس اجتماع کی صدارت ممتاز عالم دین محمد علی عارف کر رہے تھے جبکہ مہمانِ خصوصی فخر تصوف مولانا محمد باقر صاحب تھے۔ محفل کا آغاز قاری علی نے تلاوت کلام پاک سے کی۔ عارف حسین نے بارگاہ رسالتؐ میں منقبت پیش کی۔ مولانا ذاکر حسین حیدری نے تقریر کرتے ہوئے امام محمد مہدیؑ اور شاہ سید محمد نوربخشؒ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مولانا محمد باقر نے تقریب سے اپنی خطاب میں بزرگان تصوف کی تعلیمات کی روشنی میں قرآن واسلام کی عظمت کو اجاگر کیا۔ ممتاز قصیدہ خواں ذاکر علی نے قصیدہ پیش کر کے داد وتحسین حاصل کی۔ صدر محفل مولانا محمد علی عارف نے

صدارتی خطبے میں شاہ سید کی تعلیمات میں خلیفہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اوراس کی مختلف پہلوؤں اور شرائط کو فقہ احوط کی روشنی میں بیان کیا۔ بعدازاں علی محمد نے شرکاء اجتماع کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں ایک قرارداد مذمت پیش کی جسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

رپورٹ: سیکریٹری نشرواشاعت

☆: کذاب سکندر، انٹرنیٹ آن لائن:

باصلاحیت نوجوان محمد یعقوب براہوی نے فتنۂ سکندری سے متعلق اہم معلومات مثلاً اخباری تراشے، علماء دین کے فتاوے، نوائے صوفیہ کے اداریے وغیرہ انٹرنیٹ پرلوڈ کردی ہے۔ جسے http://www.geocities.com/kazzab_sikinder/ کے ایڈریس پر دیکھا جاسکتا ہے۔

☆: انفارمیشن ٹیکنالوجی پر سلسلہ وار مضمون:

یعقوب صاحب جن کا تعلق علاقہ براہ، کنگھے سے ہے۔ انہوں نے بی سی ایس اور ایم سی ایس کی ڈگری حاصل کئے ہیں۔ اور لاہور کے مختلف انسٹیٹیوٹ میں انسٹرکٹرہ چکے ہیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ موصوف نے قارئین نوائے صوفیہ کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے موضوع پر ایک سلسلہ وار مضمون شروع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے، جس میں کمپیوٹر کی تعلیم کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر سے متعلق سوالات کے جوابات بھی دیئے جائیں گے۔

☆: جامع مسجد بلترو تھلے کی تعمیر وتوسیع:

مسلمانوں کے نزدیک تمام عمارتوں میں مسجد کی عمارت انتہائی عظمت اور تقدس کا حامل ہے۔ اسی مذہبی تقدس کی بنا پر ان کی دیکھ بھال اور تعمیر وتوسیع بھی شایان شان طریقے سے کی جاتی ہے۔ گذشتہ دنوں جامع مسجد بلترو تھلے کی تعمیر وتوسیع بھی شایان شان طریقے سے تکمیل کو پہنچی۔ آبادی میں اضافہ کے باعث اہلیان بلترو تھلے نے مسجد کی تعمیر وتوسیع کا فیصلہ کیا تھا۔ گاؤں کے ہر مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور نوجوانوں نے حتی المقدور اس کام میں حصہ لیا۔ اور بغیر کسی بیرونی امداد کے اہل محلہ کے اندرون چندہ جات اور باہمی تعاون کے نتیجے میں ایک سال کی قلیل مدت میں دو منزلہ مسجد کی تعمیر مکمل کی۔ کارپینٹر علی اور حسین نے مسجد کی اندرون چھت کو انتہائی خوبصورت کشیدہ کاری سے مزین کرکے پرانی ثقافت کو برقرار رکھا۔

مورخہ 19 اکتوبر 2002ء کو جامع مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز محمد یوسف نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ بعدازاں طالب علم سلیمان اور کامران نے بارگاہ ختم مرسل میں گلہائے عقیدت پیش کی۔ تقریب کی صدارت مولانا غلام حسین نورانی، جبکہ مہمان خصوصی مولانا عبدالسلام، پرنسپل مظہر العلوم تھلے تھے۔ تھلے بھر سے دیگر علماء کرام اور سرکردگان حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔ ان میں مولانا غلام محمد دلتر، مولانا محمد عیسیٰ، مولانا محمد موسیٰ، آخوند حسن، مولانا محمد بشیر چندو، مولانا حاجی محمد بروس اور مولانا عبدالحلیم شبیری نے شرکت کی۔ صدر جلسہ نے اپنے خطاب میں اہل محلہ کو مسجد کی تعمیر مکمل کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی نے محلہ بلترو کے عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے مسجد کی عظمت، نماز باجماعت کی ادائیگی اور اتحاد بین المسلمین پر روشنی ڈالی۔ آخر میں دعائیہ کلمات اور نعرہ تکبیر کی گونج میں اس محفل سعید کا اختتام ہوا۔

رپورٹ: سلیم الطاف

اسلام آباد

سیکریٹری نشرواشاعت

☆: آل براہ ویلفیئر بینک اکاؤنٹ:

آل براہ ویلفیئر آرگنائزیشن براہ گنگچھے نے ملک اور بیرون ملک مقیم تمام اہلیان براہ سے مالی تعاون کی اپیل کی ہے۔ بیرون ملک مقیم حضرات اپنا چندہ بذریعہ ڈرافٹ بھی بھیج سکتے ہیں۔ تنظیم کا جوائنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-7865 مسلم کمرشل بینک، آبپارہ اسلام آباد ہے۔

رپورٹ: انجینئر غلام نبی، پریس سیکریٹری

☆: این وائی ایف کا مذمتی اجلاس:

این وائی ایف سب ڈویژن شگر کا ساتواں سالانہ اجلاس صدر این وائی ایف اکبر جاوید ابدالی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت ایم ندیم ابدالی کو حاصل ہوئی۔ ولایت علی نوری نے بارگاہ رسالت میں نعت پیش کی۔ صدر تنظیم، اکبر جاوید ابدالی نے کہا کہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ مگر بلتستان کے رشدی شیخ سکندر نے مسلک کے نصب العین کو سبوتاژ کرتے ہوئے اس مسلک اور دین اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ لھذا اس گھناؤنے جرم کی پاداش میں شیخ سکندر کو کڑی سزا دی جائے۔ بلتستان کے رشدی سکندر اینڈ کمپنی کو سزا دیئے بغیر عالم اسلام میں امن واتفاق ممکن نہیں۔ مقررین نے کہا کہ این وائی ایف کے ہر جوان، صوفیہ نوربخشیہ کا بچہ بچہ دین اسلام کی آبیاری وتحفظ کی خاطر خون کا آخری قطرہ بھی نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ آخر میں مملکت خداداد پاکستان کے استحکام وسلامتی اور بین المسلمین بھائی چارہ کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔ اجلاس سے خطاب کرنے والوں میں علی خان ظفر، احسان علی سعودی، ہادی علی تمنا اور محمد اسلم شامل تھے۔

رپورٹ: مولانا نثار علی ابدالی،

☆: قرداد مذمت:

پیروکاران صوفیہ نوربخشیہ، کریس کا آٹھواں سالانہ عظیم الشان روحانی اجتماع ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو تاریخی جامع مسجد "مسجد غوث المتاخرین کریس" میں منعقد ہوا۔ اس روحانی اجتماع میں علماء کرام کے علاوہ عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجتماع کے آخر میں شرکاء نے شیخ سکندر حسین کی تصنیف کردہ بدنام زمانہ کتاب "سیرۃ معصومین" کے حوالے سے درج ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی:۔

ا۔ کتاب "سیرۃ معصومین" کے حوالے سے اسلامی نظریاتی کونسل کی پیش کردہ سفارشات کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ اور بروقت اقدام کرنے پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۲۔ ہم علماء سپریم کونسل، دیگر علماء کرام، مفتیان عظام اور دانشوران قوم کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جنہوں نے اس نازک موقع پر قوم کی صحیح رہنمائی کی اور اس نازک مسئلے کو بروقت اُجاگر کر کے وطن عزیز میں بدامنی پھیلانے والوں کی ناپاک اور خطرناک سازش کو بے نقاب کیا۔

۳۔ ہم صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان، جنرل پرویز مشرف صاحب، وفاقی وزارت مذہبی امور اور چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ کو بھی اسلامی نظریاتی کونسل میں مناسب نمائندگی دی جائے۔

رپورٹ: صدر

انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس بلتستان

(باقی خبریں صفحہ نمبر ۳۲ ملاحظہ فرمائیں)

☆ نامہ سالک ☆

قارئین کے خطوط

ڈاکٹر ایم اے شاہد

نفسا نفسی کے اس دور میں نوائے صوفیہ جیسے حکیمانہ اسلوب سے اسلامی افکار و اقدار کی توضیح کرنے والے رسالے کو دیکھ کر دل جھوم اٹھتا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کا جامع حل اور محققانہ معلومات کے ساتھ ساتھ درسِ دین و اخلاقیات بھی بتائے جا رہے ہیں۔

حوالدار علی خان،

دم سم، مشہ بروم

مستقل خریدار بننے کا خواہشمند ہوں۔ مبلغ -/200 روپے ارسال کر دیئے ہیں۔ قبلہ علامہ صاحب سے ایک سوال کا جواب بھی درکار ہے۔ رسالے کا بے تابی سے منتظر۔

سید شہاب الدین تھگسوی

NL115 رجمنٹ

سیالکوٹ کینٹ

قبلہ علامہ صاحب آپ سے دعائے صحت کی استدعا ہے۔ میری بیماری ابھی تک دور نہیں ہوئی، جس کی بنا پر میں انتہائی پریشان ہوں۔ میں نے یہاں کینیڈا امیگریشن کے لئے بھی درخواست دیا ہے اس سلسلے میں بھی التماسِ دعا ہے۔

علی خان،

ٹورنٹو، کینیڈا

ایک قصیدہ ''فریاد سید العارفین کے حضور'' ارسال کیا تھا، مذکورہ قصیدہ میں ضروری اصلاحات کی کلی اجازت ہے۔ ایک سوال بھی عرض خدمت ہے۔

راسخ کوروی،

حال تھگس، مشہ بروم

رسالے کے نام کئی خطوط بھیج چکا ہوں مگر کوئی ایک نامہ بھی شائع نہیں ہوئی جس سے میری حوصلہ شکنی ہو رہی ہے۔

عابدین انجم،

بلغار ژحوق

شمارہ نمبر ۲۷ میں مدرسۂ شاہ ہمدانؒ کے متعلم شیر علی کاشف کے سوال پر، قبلہ علامہ صاحب نے نماز جنازہ کی قرأت ''سراً پڑھنا متعین ہے'' فرمایا تھا، لیکن ہمارے ہاں ہمارے نوربخشی علماء کرام جہراً پڑھتے ہیں۔ کیا اب بھی ہمارے علماء کرام فقہ الاحوط کا مطالعہ اپنے شان کے لائق سمجھیں گے یا سنی سنائی باتوں اور فتووں پر ہی اپنا گذارا چلائیں گے؟ براہ کرم ہمارے مذہب میں رائج اس جیسے دیگر غلط روایات پر بھی تفصیلی روشنی ڈالیں۔

نعیم الدین سہروردی،

مدرسۂ ضیاء العلوم، لاہور

میری والدہ محترمہ کی گذشتہ دنوں رحلت ہوگئی ہے۔ قارئین نوائے صوفیہ سے التماس دعا ہے۔ آئندہ سے مجھے بھی مستقل خریداروں میں شامل کریں۔

سید انور حسین کاظمی

میری وساطت سے حفظ القرآن کی تقریب کی ایک رپورٹ ارسال خدمت ہے۔ براہ کرم مناسب کوریج دیجیے گا، تاکہ پڑھنے والی دیگر بچیوں میں بھی حفظ قرآن کا جذبہ پیدا ہو۔

سید ذوالفقار علی قمر سریکی، فاضل منہاج القرآن

اسلامک یونیورسٹی، لاہور

ماہنامہ نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ رسالہ کی اشاعت میں جناب قبلہ علامہ صاحب اور دیگر اراکین کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عمر درازی اور نوائے صوفیہ کو روز افزوں ترقی عطا فرما۔

محمد سلیمان علی کوروی

منگھوپیر، کراچی

ماہنامہ کا سالانہ چندہ مبلغ 150 روپے ارسالِ خدمت کی تھی جس کی جوابی رسید بھی موصول ہوئی ہے۔ تاریخ وصولی یکم اگست درج تھا مگر ہنوز میرے نام رسالے کی ترسیل شروع نہیں ہوئی۔ مہربانی فرما کر عدم ترسیل کی وجہ ضرور لکھیں۔ میرا خریداری نمبر 884 ہے۔

حاجی محمد حسین شاہ

ہوشے، گنگچھے

سپاہی سلطان علی چھوربٹی کی تصویر ارسال ہے۔ میری طرف سے مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو اور مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ ڈیرہ دون کے تمام اساتذہ اور طلباء کو سلام عرض۔

سپاہی موسیٰ علی کلیم کھرکوی

NLI سنٹر بونجی گلگت

سالانہ چندہ ارسال کرنے کے باوجود بھی میرے نام رسالہ کی ترسیل شروع نہیں ہوئی، یاددہانی کی خاطر جوابی رسید کی کاپی رقعہ ہذا کے ساتھ منسلک کردی ہے۔

شیر محمد، محلہ تھنگ

سکسا چھوربٹ

بقیہ: دنیائے تصوف کی خبریں

☆: انتقالِ پُرملال:

علاقہ تھلے کے مذہبی وسماجی کارکن محمد انور ساکن چندو تھلے گذشتہ دنوں انتقال کرگئے۔ ان کی اچانک اور المناک فوتگی پر مولانا محمد انور صاحب اور نوجوانانِ تھلے مقیم اسلام آباد نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم علاقہ تھلے کے پرجوش مذہبی کارکن اور مدرسۃ العارفین صوفیہ نوربخشیہ چندو تھلے کے روح رواں تھے۔ تعزیت کنندگان نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کی مغفرت فرما۔ آمین

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

قرآن کی تلاوت ضرور کیا کرو (اس لئے کہ) آیات قرآن کی تعداد کے مطابق جنت کے درجات ہوں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو قاری قرآن سے کہا جائے گا، قرآن پڑھتے جاؤ اور اپنے درجات بلند کرتے جاؤ، پھر وہ جیسے آیات کی تلاوت کرے گا، اس کے درجات بلند ہوں گے۔

سلمان رشدی

ملک بھر میں فرقہ واریت پھیلانے کیلئے ایک اور سلیمان رشدی منظر عام پر آیا ہے۔ بلتستان کے شیخ سکندر نے توہین رسالت پر مبنی کتاب شائع کروائی ہے۔ شمالی علاقہ جات کے بعد "سیرۃ معصومین" نامی کتاب کراچی' لاہور' فیصل آباد' سیالکوٹ اور چناب نگر (ربوہ) میں بطور خاص پہنچادی گئی ہے۔ اس کتاب میں متعدد قابل اعتراض صفحات شامل ہیں جن میں کتاب کے مصنف نے (معاذ اللہ) دین اسلام کو نامکمل دین اور انبیاء کرام کے علم کو نامکمل قرار دیا ہے۔ اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد ملک بھر کے دینی و مذہبی حلقوں میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ ملک بھر کے علمائے کرام نے کہا ہے کہ گستاخ رسولؐ کی مذکورہ کتاب میں توہین قرآن' توہین رسالت اور توہین صحابہ پر مبنی عبارتوں سے مسلمانان عالم کے جذبات مجروح ہوئے ہیں لہٰذا شاتم رسولؐ شیخ سکندر کو فی الفور گرفتار کر کے سر عام پھانسی پر لٹکایا جائے۔ واضح رہے کہ اس کتاب پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ تاہم اس کی مفت ترسیل ابھی تک جاری ہے۔

اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار

روزنامہ اوصاف اسلام آباد

DAILY AUSAF ISLAMABAD

http://www.dailyausaf.com

متنازعہ کتاب "سیرت معصومین" کی تمام کاپیاں ضبط کرنے کا حکم

شیخوپورہ (آن لائن) حکومت پنجاب محکمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے صوبہ بھر کے تمام ضلعی پولیس سربراہان کو ایک خصوصی مراسلہ میں ہدایت کی ہے کہ ادارہ الثقافہ نور بخشی ٹرسٹ کے زیر اہتمام مذہبی اشتعال انگیزی پر مبنی چھپنے والی کتاب "سیرت معصومین" کی تمام کاپیوں کو فوری طور پر قبضہ میں لے کر ذمہ دار افراد کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے

متنازع کتاب "سیرت معصومین" پر پابندی لگادی گئی

کتاب کی تمام کاپیوں کو فوری طور پر قبضے میں لے کر ذمہ دار افراد کیخلاف کارروائی کرنے کا حکم

شیخوپورہ (آن لائن) حکومت پنجاب محکمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے صوبہ بھر کے تمام ضلعی پولیس سربراہان کو ایک خصوصی مراسلہ میں ہدایت کی ہے کہ ادارہ الثقافہ نور بخشی ٹرسٹ کے زیر اہتمام مذہبی اشتعال انگیزی پر مبنی چھپنے والی کتاب "سیرت معصومین" کی تمام کاپیوں کو فوری طور پر قبضہ میں لے کر ذمہ

باقی صفحہ نمبر 5 بقیہ نمبر 77

روزنامہ اسلام

مظفر آباد

بقیہ

دار افراد کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے واضح رہے کہ مذکورہ کتاب محمود آباد کراچی سے شائع ہوئی جس کا مکمل مواد اشتعال انگیزی کی غمازی کرتا ہے حکومت نے امن و امان میں خلل کے خدشہ کے پیش نظر اس کتاب کو چھاپنے اور اس کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے کو قانون کے منافی قرار دیتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا حکم

ایک اور لعین شاتم رسولؐ

اسلام نامکمل دین اور انبیاء کا علم نامکمل قرار دیدیا

کتاب گستاخی کتاب لاہور پہنچ گئی

شمالی علاقہ جات سے ہوتی ہوئی "سیرہ معصومین" نامی کتاب صوبائی دارالحکومت لاہور میں بھی فروخت ہونے لگی

مذہبی حلقوں میں غم و غصے کی شدید لہر، شاتم رسول کی فوری گرفتاری اور سر عام پھانسی دینے کا مطالبہ

لاہور (آئی پی پی) ملک بھر میں فرقہ واریت پھیلانے کیلئے ایک اور ... [illegible]

باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 36

نعلین مبارک کی چوری، بادشاہی مسجد کا ایڈمنسٹریٹر اور چوکیدار برطرف

سینئر کلرک ... اور چوکیدار کی ... دو سال کیلئے روکنے کی سزا دی ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) ... [illegible]

باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 34

اوصاف
صحافت

THE DAILY
SAHAFAT

روزنامہ صحافت لاہور

چیف ایڈیٹر خوشنود علی خان

جلد 17 ... 14 اگست 2002 ... صفحات 10 قیمت 5 روپے ... شمارہ 115

پاکستانی "رشدی" نے توہین رسالت پر مبنی کتاب شائع کر دی

بلتستان کے شیخ محسن نے قرآن کے ترجمہ میں واضح تحریف کی ہے، اسلام کو نامکمل دین قرار دیدیا

انبیاء کے علم کو نامکمل قرار دیا، دینی حلقوں میں تشویش کی لہر، سر عام پھانسی دینے کا مطالبہ

لاہور (آئی پی پی) ملک بھر میں فرقہ واریت ... [illegible]

بقیہ نمبر 10 صفحہ 5 ...

روزنامہ پاکستان لاہور

مجیب الرحمٰن شامی

THE DAILY
PAKISTAN
LAHORE

جلد 13 ... شمارہ 273

کذاب 10

کتاب "سیرہ معصومین" ... [illegible]

36

میں گستاخی کرنے پر سر عام پھانسی دینے کا مطالبہ ... [illegible]

قارئینِ نوائے صوفیہ متوجہ ہوں!

جو احباب ماہنامہ ''نوائے صوفیہ'' کے مستقل قاری ہیں، انہیں اطلاعاً عرض ہے کہ اگر آپ کے چندہ کی میعاد جو کہ ایک سال کیلئے ہے، ختم ہوگئی ہو تو اولین فرصت میں سالانہ چندہ ۱۸۰ روپے ارسال کریں۔ جن مستقل خریداروں کا سالانہ چندہ ختم ہوگیا ہے، انہیں یاد دہانی کی خاطر ریمائنڈر جاری کردیا گیا ہے۔ اگر کسی قاری نے سالانہ چندہ پہلے ہی جمع کروادیا ہے تو اس ریمائنڈر کو منسوخ سمجھا جائے۔ ایڈوانس ادائیگی کے باوجود رسالہ موصول نہ ہونے کی صورت میں ادارہ کو مطلع کریں۔ اپنے خط وکتابت میں سالانہ خریداری نمبر لکھنا ہرگز نہ بھولئے گا۔ بالخصوص منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا مکمل ایڈریس اور خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ منی آرڈر، رجسٹری اور مراسلہ جات وغیرہ A-358 سیکٹر نمبر G-6/1-1 اسلام آباد کے ایڈریس پر، ڈرافٹ اور چیک بنام نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد۔ پر ارسال کریں۔

فریاد! بحضور سید العارفینؒ

چھوسی خادم کن لہ ژدھک بید ژھن فیق بیکھن شیشک بید

سکیانگ چوک سے فتولین چھوسپو چک بید یا سید العارفینؒ

میونی لقچی ترنا جبین کھرلبہ مہ شیپہ کھورید چھبین

درنگ چھوخنہ کھونی یانگ چی بین یاسید العارفینؒ

انفہ منفہ ژوخسہ ژوخ شیسین بید منگی فیوخ!

بید نابیوس یانمہ ینگنو رخ یاسید العارفینؒ

دنیائی تھد بزولہ تسین کھورید چھوسینگ مید پو بیگ زرید

ایمان پوسکیورے خمولہ رگید یا سید العارفینؒ

راسخ ری شزدے ژالین اونکسید عمل میدپہ کھرلین

سننگ کھوقپہ چھقسے یودزرین یاسید العارفینؒ